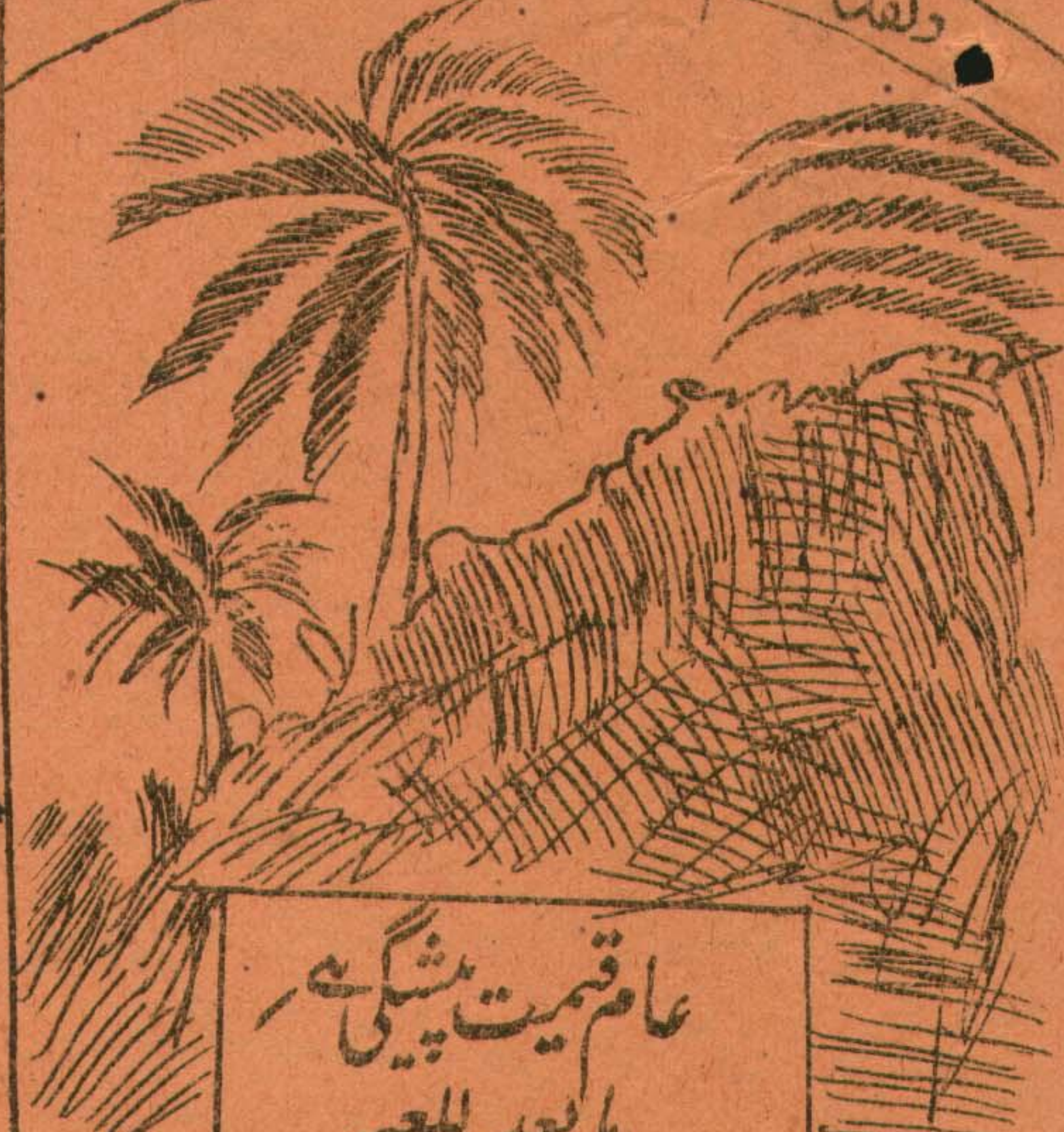


بسمان الذي اسرى ليعية ليلا من المسجد الحرام  
المسجد الاقصي



قادیان خضلع گورداسپور

خاتون

سلسلة القدم جلد ۵

سلسلة الجديد جلد ۱

Digitized by Khilafat Library

دستور الطبعیت

شرح قیمت اخبار بد

والیان بریاست و گویند  
 معاوین در جہان جنگو عاقر کسی ایک کو  
 اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو  
 معاوین درجہ دوم جنگو عاقر کسی ایک  
 اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو  
 علم قیمت پیشگی سے غبار سے جنگی اند  
 ہوا ایک صرف علم قیمت بالعم  
 فی پرچہ ہر صاحب تاریخ اجازت سے ایک  
 کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان  
 سے بحال باجہ بیجاگی جو اخبار وقت پر  
 پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر طلب کیا  
 چاہیے بعد میں نہیں ملے گا رسیدز اخبار میں  
 چھاپی جاوے گی بطور رسیدہ بیجاگی  
 روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ  
 میں رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا  
 چھپے ہو کہ ... علم افریقہ ...

منچر

وہ الفاخانیہ حضرت اقدس سمیت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تحریک کرنا چاہتا ہو۔ ائمہ مدین کا الہ اللہ وحدہ لا شریک لہ و ائمہ مدین محمد بن عبد اللہ و آلہ  
سیدہ ریحان احمد کے ہاتھ ان پر پیام گناہوں سے توبہ کرنا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں تجھ کو سزا دے گا کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہو تمام گناہوں کو بخیر معون گا اور دین کو دنیا پر مقدم نہ ہوں گا  
استغفر اللہ ربی من کل ذنبی اوب الیہ سبار رب الی ظلمت فھنی واعترف بذنبی واعطنی دذوبی فاذنہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اوسیرت میں ہوا اپنی جان پر ظلم کیا اور پھر  
گناہوں کا آواز کرنا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشیدہ نہیں امین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کشفہ او اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔



# نمبر ۳۳ - رمضان ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء جلد ۲

## تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام ڈاک ولایت

گذشتہ ہفتہ کی ڈاک میں ڈولی کا  
ڈولی بھیجا ہوا ایک اشتہار ہمارے  
پاس پہنچا ہے۔ یہ اشتہار ڈولی صاحب نے  
ایسی حالت میں لکھا ہے۔ جب کہ وہ اپنے  
بڑے بھائی شہر سے خارج شہر ہے۔ اور کسی دوسری  
جگہ اس کا قیام عارضی ہے اور اس کے  
مریدوں نے اس کو نبوت اور عمدہ داری سلسلہ  
سے موقوف کر دیا ہوا ہے۔ اور وہ بہ سبب  
فالج وغیرہ بیماریوں کے اور ان صدمات کے  
موت کے قریب ہے اور بہ سبب مالی محتاجی  
کے تنگی کی حالت میں ہے اور عدالت میں  
ایک جج کے سامنے اس کا مقدمہ پیش ہے اس  
اشتہار میں وہ لکھتا ہے ”میں زندگی سے  
بے زار ہوں۔ میں نے بہت محنت کی بہت  
سر دروی اٹائی۔ اب میں تنہا گیا ہوں اور  
میں چاہتا ہوں۔ کہ اب مجھ پر موت آ جاوے  
جن لوگوں کو میں نے گناہی کے گڑھے سے  
نکال کر بڑے بڑے افسر اور عمدہ دار بنایا  
ہوا۔ اور انہوں نے مجھ پر بغاوت کا جھنڈا  
لٹکا دیا ہے۔ اور مجھ پر ظلم اور خیانت اور  
دیوانگی کے الزام لگائے ہیں۔ اب میں سخت  
محتاجی میں ہوں اور اپنے مریدوں کے آگے  
اپنی کرتا ہوں اور منت کرتا ہوں کہ وہ  
میرے ادا کریں اور مجھے روپیہ در سال کریں“  
ڈولی نے اپنے اسی اشتہار میں یہ بھی ظاہر  
کیا ہے کہ جج نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے  
کہ تم جو اپنے مریدوں کی ایک فوج بنا رہے تھے یہ  
حکومت وقت کی بغاوت میں داخل ہے خدا تعالیٰ  
شریر اور مفتری کو کتنی جلدی پکڑتا ہے کس طرح  
یک دفعہ اس شخص پر متعلقے کا غضب

دار دہوا ہے۔ اول تو بیماری اور وہ بھی فالج  
کی طرح سخت جس سے وہ بالکل چلنے پھرنے  
کے قابل ہی نہیں رہا۔ ہر جگہ اس کو اٹھا کر لے  
جاتے ہیں۔ یہ تو جانی مصیبت ہے۔ پھر اس  
پر مالی مصیبت۔ کہ جو کچھ ساری عمر کا کمایا ہوا  
اور جمع کیا ہوا تھا جائز یا ناجائز وہ سب اپنے  
اسی مرید باغی ہو کر غضب کر گئے اور اس کو  
بالکل بے دخل کر دیا۔ پھر عزت پر ایسا سخت  
صدمہ پڑا کہ اول تو ولد الزنا ثابت ہوا اور  
خود اتوار کیا کہ ”میں ولد الزنا رہوں۔ مگر  
میں میں میرا قصہ کیا ہے۔ کیونکہ کسی کی  
پیدائش کسی کے اختیار میں نہیں“ بلکہ لکھا  
کہ یہ تو میری خداوند یسوع مسیح کے ساتھی ثابت  
ہے۔ کہ (لخوذ باللہ) اس کو بھی ایسا ہی کہا گیا  
تھا۔ یہ کس قدر بے حیائی ہے۔ کہ خدا کے  
پاک نبیوں پر ایسے گندے الزام خود عیسائی  
لگاتے ہیں اور عیسائی ہی وہ جو اپنے آپ کو  
یسوع کا رسول اور اس سے الہام یافتہ قرار  
دیتے ہیں۔ غرض ہر طرح سے اور ہر طرف سے  
خدا تعالیٰ کا عذاب ڈولی پر نازل ہو رہا ہے  
اور اس کا ابتداء اس تاریخ سے ہے جب کہ  
حضرت مسیح موعودؑ نے بذریعہ اشتہارات  
اس کو اپنے مقابلہ میں بلایا تھا اور لکھا تھا کہ اگر  
تو میرے مقابلہ کے واسطے نہ نکلتے گا تب  
بھی خدا تعالیٰ تجھے پکڑ لگا۔ کیونکہ تو نبوت کا  
جھوٹا مدعی میرے زمانہ میں کھڑا ہوا ہے۔  
ہمارے مخالف مولیوں کو چاہیے کہ وہ غور  
کریں کہ کیا مفتری کو ایسی مصلحت مل سکتی ہے۔  
کیا صادق اور کاذب کے ساتھ خدا تعالیٰ کا معاملہ  
یکساں ہوگا۔ ہمارے مخالف مولیوں کو چاہیے کہ  
امریکہ میں جا کر ڈولی کے ساتھ مل کر نوہ کریں۔ کہ  
قرآن شریف کے برخلاف جو ان کا دعوے تھا  
کہ مفتری ایسی مصلحت پاتا ہے وہ جھوٹا نکلا اور  
اگر یہ نہ ہو سکے تو ڈولی کو چنڈہ کر کے بھیجیں  
تاکہ وہ اپنی حالت کو کچھ درست کر کے ان  
بیچاروں کی عزت قائم رکھنے کی کوشش کرے

لیکن یاد رکھیں۔ کہ خدا کا کوئی مقابلہ نہیں کر  
سکتا۔  
شہر فیروپور واقع ملک امریکہ کے پادری کلوس  
صاحب نے گرجے کے پادری اپنے سے استغفی  
دیدیا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ گرجے کے  
ممبر میری بیوی کو لباس پہنے جاتے کرتے  
ہیں۔ امریکہ کا اخبار لکھتا ہے کہ پہلے جب کبھی  
پادری صاحبان استغفا دیا کرتے تھے تو اسباب  
استغفی میں کسی غیر کی بیوی کا دخل ہوتا تھا۔ مگر  
یہ ایک نیا واقعہ ہے۔

شیخ عبدالحکیم صاحب رسالہ کریسٹ  
میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ دین عیسوی کی بنیاد  
دو مسائل پر ہے۔ ایک آدم کے ذریعہ سے سب کا  
گناہ گار ہونا اور دوسرا چار ہزار سال کے بعد  
یسوع کے ذریعہ سے پھر سب کا نجات کا پانا  
جب کہ عیسائی لوگ اس قسم کے عقاید یسوع  
کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تو تعجب نہیں۔  
کہ دوسرے مذاہب کے لوگ یسوع کو پاگل  
قرار دین اور مسلمان ان عقاید کو کفر قرار دین۔  
اخبار لے گوس دیکھی ریکارڈ لکھتا ہے  
کہ عیسائی مذہب نے افریقہ کے باشندوں کے  
واسطے روحانی تنزل اور موت اور اخلاقی تنزل  
کے واسطے ایک وسیع شرک کا راستہ کھول دیا ہے۔

بی ایف انڈر وڈ صاحب فرماتے ہیں کہ بنی آدم کا  
سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو گرجا میں موجود ہے  
مسٹر جے اے کین سٹ صاحب پریشپ آف  
لندن نے جو کارروائی کی ہے اس پر کین اسٹریٹ  
ہوٹل میں ایک بڑا مجمع ہوا۔ کین سٹ صاحب نے  
پادری صاحب کے برخلاف یکپھر دیا جس پر بڑے  
نعرے چسپور کے ہوئے اور سب نے پادری صاحب کے  
حق میں گستاخانہ نعرے لگائے کہ اس کو نکال دو۔  
اس کو بھانسی دے دو۔ افسوس ہے کہ انگلستان  
میں مذہبی پیشواؤں کی کچھ عزت نہیں کی جاتی اور عام  
مجموعوں میں ان کے حق میں ایسی سخت کلامی روایت کی جاتی  
ہی حالانکہ حکومت پر خود عیسائی لوگ متعین ہیں یا شاید  
وہ دراصل عیسائی نہیں ہیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد و نعلی علی رسول اللہ

## فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ذاک ولایت	صفحہ ۱۰۔ عبدالحکیم خان مرتضیٰ مدنی
صفحہ ۳۔ خدا کی تازہ وحی۔ ہفتہ قادیان	صفحہ ۱۱۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۴۔ ڈائری۔ صاحب نور مجرم	صفحہ ۱۲۔ دارالامان میں لنگر کے مضامین
اخبار بدروماہ کے واسطے مفت	صفحہ ۱۳۔ بدخواتین۔ ملفی۔ رسید
صفحہ ۵۔ ضروری اطلاع۔ بلاد اسلامی	صفحہ ۱۴۔ نظم۔ انصار بدروماہ حقہ
صفحہ ۶۔ انتخاب الاخبار	کے نئے نمبر
صفحہ ۷۔ رمضان المبارک	
۱۵۔ اشتہادات	
۱۶۔	

## اخبار قادیان

اس ہفتہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت زیادہ علیل رہی۔ مگر بالآخر خدا تعالیٰ کے الہی وعدے نے جو ۲۳ اکتوبر کو نازل ہوا اور اوپر لکھا جا چکا ہے۔ خدام کے واسطے اس حالت کے غم کے بعد فرحت کا ذریعہ پیدا کیا۔

حضرت حکیم نور الدین صاحب فضل الہی بخیر و عافیت میں آج کل رمضان شریف میں آپ دن کا بہت سا حصہ درس حدیث میں صرف فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت اپنے کام میں مصروف ہیں۔ جمعہ گذشتہ میں اپنے مسجد اقصیٰ میں وعظ فرمایا۔

کتاب حقیقت الوحی چھپ چکی ہے۔ اور جزو بندی ہو رہی ہے امید ہے۔ عنقریب انشاء اللہ قابل اشاعت ہو جائے گی۔ کتاب کی قیمت ہم رکھی گئی ہے۔ اس کے واسطے درخواست خریداری تمام مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس علی جاہین صرف اسی جگہ سے مل سکے گی۔

اس ہفتہ میں وزیر خان صاحب آسام سے۔ منشی عبدالقادر صاحب لاہور سے۔ منشی نذر محمد صاحب ڈیرہ غازی خان سے اور دیگر محبت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ کے واسطے انکسٹر صاحب مدارس حلقہ امرت سرمد ایک اسٹنٹ انکسٹر ایک ڈسٹرکٹ انکسٹر اور ایک نائب ڈسٹرکٹ انکسٹر ۲۶ ماہ حال کو قادیان میں تشریف لائیں گے اور ۲۶ تاریخ کو مدرسہ کا معائنہ ہو گا۔ ۲۸ کو ہی آپ کا قیام اسی جگہ رہے اور ان کے تشریف لے جانے کے بعد یکم نومبر کو ہیڈ ماسٹر صاحب جماعت بندی سالیانہ کے لئے مدرسہ کا امتحان لیں گے۔

اخبار بدروماہ کے واسطے اس اخبار کا صفحہ ۴ ملاحظہ فرمادین۔ رمضان شریف میں قیمت تلب کی رعایت رہی

تنبیہ جن اصحاب کی طرف سے قیمت اخبار بابت ۱۹۰۶ء اخیر نومبر تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام اخبار لاچار بند کیا جائیگا۔

ضروری یادداشت بعض احباب غلطی کے ساتھ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں لکھ دیتے ہیں کہ ان کے نام اخبار جاری کیا جاوے۔ یا اخبار کی قیمت آپ کے نام روانہ کر دیتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس کا اخبارات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ اخبارات تمام معاملات میں اپنے آپ ذمہ دار ہیں۔ ان کے متعلق کسی قسم کی خط و کتابت حضرت صاحب کے ساتھ نہیں ہونی چاہیے۔

خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ ضرور لکھنا چاہیے۔

Digitized by Khilafat Library

## بدر

۶۔ رمضان ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء

## خدا کی تازہ وحی

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء

اِنَّا نَزَّلْنَاكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُہُمْ  
نَزِیْدُ عَمَلٍ

تجملہ۔ ہم تجھے بعض وہ امور دکھلا دیں گے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہوا اور تیری عمر زیادہ کریں گے۔



## طائری القول الطیب

۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ صاحبزادہ

صاحبزادہ مرحوم صاحبزادہ کا ذکر تھا۔ حضرت نے احمد نوری کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ خدا اس کو بہشت نصیب کرے۔ میں اس کی اچانک موت کی خبر سن کر صدمہ سے خود بیمار ہو گیا تھا۔ اس واسطے جنازہ پڑھنے کے واسطے باہر نہ آ سکا۔ مولوی احمد نوری صاحب نے ذکر کیا کہ رات بھر قرآن شریف پڑھتا رہا تھا اور صبح کو بالکل تندرست دوکان پر بیٹھا تھا۔ اچانک موت آ گئی۔ دوسرے لوگوں نے ذکر کیا کہ نیک آدمی تھا۔ دنیاوی دھندوں جھگڑوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ علیحدہ رہتا تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ وہ تو دنیوی تعلقات پہلو ہی چھوڑ کر اور ہجرت کر کے قادیان میں آ بسا تھا

۱۸۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ دہلی

سلسلہ تصانیف سے ایک دوست کی تحریر تحریک پیش ہوئی۔ کہ اپنی جماعت کے بہت سے دوست سلسلہ کی تائید میں کتابیں لکھتے ہیں مگر ان کے چھپوانے کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا اس واسطے ایک سرمایہ کے ساتھ ایک کمپنی بنانی چاہیے اور ایک کارخانہ مطبع کا بنانا چاہیے۔ جو کہ دہلی میں قائم ہو اس پر حضرت نے فرمایا۔ کہ ہمیں ایسی کمپنی کے بنانے کی نیلجہ ضرور ہے اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا انجام اچھا ہو۔ بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں جو دینی عسار سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے ان کی تصانیف بجائے فائدہ کے ضرر رسان ہوتی ہے۔ اس قسم کی تصانیف پہلے قادیان میں آئی چاہیے اور یہاں لوگ اس کو دیکھیں۔ اور اس پر غور کریں کہ کیا وہ چھپنے کے قابل ہی ہے یا کہ نہیں۔ اول تو اس قسم کے آدمی پیدا ہو جائے چاہئیں جو دینی علوم سے پوری واقفیت رکھنے والے ہوں۔ عالم باعمل ہوں۔ تاکہ ان کی تحریر اور تقریر کا دوسروں پر اثر بھی ہو سکے۔ ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو۔ کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑوں آدمی سے بہتر ہے۔ فرمایا مولوی سید محمد احسن صاحب بحث سباحۃ کے کام میں آئے

منظرہ میں بکتا ہوں۔ وہ پورے تحصیل یافتہ ہیں علم حدیث اور علم فقہ کے بڑے ماہرین۔ مخالف مولویوں کے مقابلہ میں سلسلہ تصانیف کا کام خوب کر سکتے ہیں ہر شخص کا کام بنیں کہ ایسے امور میں مداخلت کرے۔

کلام پڑھ کر چھوٹنا

ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ مجھے قرآن شریف کی کوئی آیت بتلائی جاوے۔ کہ میں پڑھ کر اپنے بیمار دم کروں۔ تاکہ اس کو شفا ہو۔ حضرت نے فرمایا بیشک قرآن شریف میں شفا ہے۔ روحانی اور جسمانی بیماریاں کا وہ علاج ہے۔ مگر اس طرح کے کلام پڑھنے میں لوگوں کو ابتلا ہے۔ قرآن شریف کو تم اس امتحان میں ڈالو۔ خدا تعالیٰ سے اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو۔ تمہارے واسطے یہی کافی ہے۔

## صاحبزادہ مرحوم

(میں الہامی پیشگوئیوں کا پورا ہونا)

مختور بن ہوئے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے وحی پا کر ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ موت تیراں ماہ حال کو۔ یہ الہام ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کا تھا اور ۲۴ ستمبر کے اخبار بدینہ میں شائع ہوا تھا۔ اس کے متعلق حضرت نے بعد میں فرمایا۔ کہ سرعت الہام کے سبب بعض دفعہ ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہتے اس واسطے تیراں کا لفظ تھا یا تیس کا۔ یا تیس کا۔ اس سے قبل ایک اور الہامی پیشگوئی ۱۲ اگست کے اخبار بدینہ میں شائع ہوئی تھی۔ کہ ایک دم میں دم رخصت ہوا۔ اور اس سے بھی پہلے ایک الہام حضور اقدس کا اس طرح سے تھا۔ کہ میرا بھٹ گیا۔ جو کہ بدینہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا تھا۔ یہ تمام پیشگوئیاں اخبار بدینہ کے علاوہ اخبار الحکم۔ میگنیز۔ رسالہ تشجیذ الافغان۔ رسالہ تعلیم الاسلام میں شائع ہو چکی تھیں اور وہ سب صاحبزادہ نور افغان مرحوم صاحبزادہ کے حق میں گذشتہ جمعہ کے دن ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۳۰ شعبان ۱۳۲۵ء کو پوری ہوئیں۔ صاحبزادہ نور مرحوم۔ مولوی احمد نوری صاحب افغان تاج قادیان کا بھائی تھا۔ اور حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے شاگردوں میں سے تھا اور قریب چار سال ہوئے کہ تمام اہل وعیال واطفا کو ساتھ لیکر اور وطن چھوڑ کر حضرت کو قدموں میں جائے سکونت بنائے ہوئے تھا۔ مرحوم ایک غریب مزاج آدمی

تھا۔ اکثر قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف رہتا اس کا کام تھا کسی کے ساتھ لڑنا جھگڑنا مطلقاً نہ جانتا تھا۔ حضرت سیم موعود کے ساتھ ایسا اخلاص تھا کہ جان مال سے آپ پر قربان تھا۔ مرحوم کے پیٹ میں ایک سولی تھی جس کا علاج کیا جاتا تھا مگر اس کے سبب مرحوم کو چلنے پھرنے میں اور معمولی کاروبار کی مصروفیت میں کوئی حرج نہ ہوتا تھا۔ گذشتہ جمعہ کی صبح کو مرحوم صبح تندرست اپنے بھائی کی دوکان پر موجود تھا اور نماز جمعہ سے پہلے خبر لی کہ صاحبزادہ نور ہو گیا اس اچانک موت کی خبر کے سننے سے سب اصحاب کو سخت صدمہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ مرحوم کے پیٹ میں جو سولی تھی وہ بیکدم چھٹ گئی۔ اور ایک بڑا سخت بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو ہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے۔ عمر الیقین سال کے قریب مرحوم کے دو چھوٹے بچے یعنی ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہو اور ایک بیوہ جو اللہ تعالیٰ اُن سے کب آپ کا قسط ہوا اور انکو اور اس کی ضعیف مان کو اور بیماری کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کی وفات ہی سلسلہ حقہ کی تائید میں ایک نشان ہے۔

## اخبار بدینہ دو ماہ کی واسطے مفت

اخبار بدینہ دو ماہ کے واسطے مفت کس طرح مل سکتا ہے اس کی یہ صورت ہے۔ جو صاحبان اب تک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں اور ایک سال کا چندہ پیشگی ارسال فرمائیں یا بذریعہ دی پی منگوائیں۔ ان کا ارسال کردہ چندہ ۱۹۰۶ء کا چندہ شمار ہوگا۔ اور ۱۹۰۷ء کے ہمسفر اخبار ان کی درخواست کے ذریعے سے ملے گا۔ اگر اخیر ۱۹۰۶ء تک ان کی خدمت میں ارسال ہوں گے وہ سب بلا قیمت ہوں گے۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لے کر اخیر سال۔ وان تک کے پرچے مفت ملتے رہیں گے۔ امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے

محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ منیر اخبار بدینہ

قادیان ضلع گورداسپور



## ضروری اطلاع

میرے کرم بھالی منشی عبدالعزیز دہلوی حال کلرک گوجرانوالہ نے حال میں ہی قریباً دو مہینے خالصاً خدمت میگزین کے لئے وقت کر کے ایک قابل تقلید نمونہ قائم کیا ہے۔ صاحب موصوف نے نہ صرف اپنے آرام اور آسائش کو ہی ایک خوبی خدمت کے لئے قربان کیا بلکہ اس دورے میں جو ادھون نے کلکتہ وغیرہ کی طرف کیا۔ جس میں ہزار ہا اشتہار انگریزی اور اردو رسالہ ریویو آف لیجنر کے تقسیم کئے اور کئی خریدار اور معاون رسالہ کے پیدا کئے۔ اس سب سے سفر میں جس قدر خرچ منشی صاحب موصوف کا ہوا اس میں سے ایک پیسہ کا خرچ بھی ادھون نے میگزین پر نہیں ڈالا۔ بلکہ یہ سب خرچ بھی اپنی گھر سے ہی کیا۔ کسی انسان کے لئے اس قدر تکلیف اور اخراجات کا گوارا کرنا مشکل ہے۔ جب تک خالص جوش خدمت اسلام کا اس کے دل میں نہ ہو۔ منشی صاحب موصوف جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس دورے سے واپس آ چکے ہیں اور ادھون نے یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ آئندہ بھی وہ نوقتاً نوقتاً اس قسم کی خدمت میگزین کی کرتے رہا کریں گے۔ یہ جوش اس سلسلہ کے لئے جو مخلص احباب کے دلوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ ان کامیابیوں کے لئے بطور تمہید ہے۔ جو میگزین کے ذریعہ ظاہر ہونے والی ہیں۔ منشی عبدالعزیز صاحب کے واپس آنے سے پہلے حافظ ابوسعید عرب صاحب اس عرض کے لئے برما جانے کو تیار ہو چکے تھے۔ چنانچہ کارکنان کمیٹی صدر انجمن احمدیہ نے ان کو اپنی خدمات پیش کرنے پر اس کام کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آج وہ بارادہ رنگون بیان سے روانہ ہو گئے ہیں اور غالباً ۵ اکتوبر کو لاہور سے رنگون روانہ ہو جائیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی سے واپس لاوے۔

خاکسار محمد علی

۳۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء

## بلا واسلامی

کابل کی تازہ خبریں منظر میں۔ کہ امیر صاحب کی خوب تیاریاں ہو رہی ہیں۔ انوار اور امیر صاحب کے ہمراہیوں کے لئے رسد و چارہ کا قیام کے مختلف مقامات پر انتظام ہو رہا ہے۔

صاحب امیر کابل نے علاقہ بہار میں ایک چھاؤنی و کارخانہ بارود قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ دس ہزار فوج و ہلن مقیم رہیگی۔ جس کی کمان امیر صاحب کے فرزند ثانی کے سپرد ہوگی۔

مصر کے ایک اخبار نے جدہ میں سخت طاعون ہونے کی خبر اڑا کر اس سال حج کے ترک جانے کا اندیشہ ظاہر کیا تھا۔ مگر غاندی احمد مختار پاشا کے پرائیویٹ سکرٹری نے اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کر دی ہے۔

علاقہ نجد کی معتبر خبریں منظر میں کہ امیر مبارک بن صباح۔ امیر ابن رشید اور امیر ابن سعود کے مابین صلح کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ کامیاب ہوگا۔

امیر کابل اس عرض سے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ کہ ان کی سیاحت ہندوستان کا عیار میں اعلان ہو جاوے۔ ماہ حال کے اخیر تک واپس کابل پہنچ جاوینگے۔

وزیر آباد میونسپل کمیٹی میں ایک خالی ممبری کے لئے انتخاب ہونے والا تھا۔ لیکن ہندو مسلمانوں کے نہایت کشیدہ تعلقات کے حال سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس کو منسوخ کر دیا۔ خالی جگہ بذریعہ مزوکی پر کی جاوے گی۔

مسلمانان ممبئی کا ایک عظیم الشان جلسہ ۳ ہزار کے قریب آدمی حاضر تھے ۱۴ اکتوبر کو منعقد ہوا۔ مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹر ایٹا نے ایک طویل اور پر زور تقریر میں حضور و اسیس کا قرظنیہ حجاج موقوف کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ (دیکھیں)

یہ دریافت کرنا جملہ مسلمانان عالم کے لئے موجب اطمینان و مسرت ہوگا۔ کہ آخر کار سلطان روم کی دانش ہندی و مصلحت اندیشی نے ترکی اسلامی کے تازہ عہد کو طول نہ کھینچنے دیا اور سفیر ایران کی عرضداشت پر باب عالی سے ترکی اراکین

کشین حد بندی کے نام احکام صادر ہو گئے۔ کہ وہ حقوق مساوات کا لحاظ رکھ کر انصاف کے ساتھ حدود کا تعین کریں۔

امیر صاحب کی سیاحت کا سرکاری پروگرام

سرکاری پروگرام گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہو گیا۔ اس میں کراچی سے آگے سیر و سیاحت کی۔ جس قدر تاریخیں دی گئی ہیں۔ ان میں حسب ضرورت تغیر و تبدل ہو جانا ممکن ہے۔

۱۴ جنوری کی سہ پہر کو پرنسپل لٹری کول میں وارد ہوں گے۔ وہاں سے ۵ کی صبح کو روانہ ہو کر اسی روز تیسرے پریشاد پینچین گئے ۶ کو قیام فرمادیں گے۔ ۷ کی شب کو پشاور سے چل کر ۹ کی صبح کو رونق افروز اکبر آباد ہوں گے یہاں ایک ہفتہ قیام ہوگا۔ ۱۶ کی صبح کو وہاں سے روانہ ہو کر اسی روز علی گڑھ پینچین گئے یہاں ۸ گھنٹے قیام فرما کر ۱۷ کو کان پور پینچین گئے اس جگہ چھ گھنٹے ٹھہریں گے۔ ۱۸ سے ۲۰ تک گوالیار میں قیام فرمائیں گے۔ ۲۱ سے ۲۳ تک دہلی میں۔ ۲۴ کو سرہند میں پہنچ کر ۸ گھنٹے مقیم رہیں گے۔ وہاں سے لوٹا

پھر ۲۶ سے ۲۹ کی صبح تک دہلی۔ ۲۹ کو اجمیر و سہاگ پور۔ یکم سے ۶ فروری تک ممالک متوسط میں قیام فرمائیں گے۔ ۸ سے ۱۱ تک بھٹی۔ ۱۲ و ۱۳ کو بحری سیر و سفر۔ ۱۴ و ۱۵ کو کراچی میں ہوں گے۔ ۱۶ سے ۲۰ تک کوئٹہ۔ اسی اثناء میں ۱۹ کو چین کی سیر کریں گے۔ ۲۱ کو سکھ پینچ کر دریائے سندھ

کا ریلوے پل ملاحظہ فرمائیں گے۔ ۲۲ و ۲۳ کو بہاول پور میں قیام ہوگا۔ ۲۴ کو نہر چناب کا ملاحظہ۔ ۲۵ سے ۲۷ تک پشاور میں قیام فرما کر ۲۸ کی شام لٹری کول۔ اور وہاں سے اگلے روز واپس روانہ کابل ہو جائیں گے۔

۲۹ و ۳۰ کی صبح تک دہلی۔ ۳۱ کو سرہند میں پہنچ کر ۸ گھنٹے مقیم رہیں گے۔ وہاں سے لوٹا

پھر ۲۶ سے ۲۹ کی صبح تک دہلی۔ ۲۹ کو اجمیر و سہاگ پور۔ یکم سے ۶ فروری تک ممالک متوسط میں قیام فرمائیں گے۔ ۸ سے ۱۱ تک بھٹی۔ ۱۲ و ۱۳ کو بحری سیر و سفر۔ ۱۴ و ۱۵ کو کراچی میں ہوں گے۔ ۱۶ سے ۲۰ تک کوئٹہ۔ اسی اثناء میں ۱۹ کو چین کی سیر کریں گے۔ ۲۱ کو سکھ پینچ کر دریائے سندھ

کا ریلوے پل ملاحظہ فرمائیں گے۔ ۲۲ و ۲۳ کو بہاول پور میں قیام ہوگا۔ ۲۴ کو نہر چناب کا ملاحظہ۔ ۲۵ سے ۲۷ تک پشاور میں قیام فرما کر ۲۸ کی شام لٹری کول۔ اور وہاں سے اگلے روز واپس روانہ کابل ہو جائیں گے۔

## نماز جنازہ

احمدی احباب کے تجارتی کہ صاحب نوز مہاجر موم کے وسطے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں۔



# انتخاب الاخبار

Digitized by Khilafat Library

لاسور میڈیکل کالج کی جماعت سال اول کی تعلیم سائنس لاسور گورنمنٹ کالج کو منتقل کی گئی۔

ٹوٹی گورن کو لمبو کی جہازی آمد و رفت کے لئے سودیشی کمپنی رجسٹر کی گئی۔ سرمایہ دو لاکھ روپیہ ہے احاطہ بھٹی میں تعداد قحط نہ دکان قریب ۹ ہزار رگبی۔ نیگالہ میں قریب ۵۵ ہزار۔

سرحدی صوبہ کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ٹٹی دل نمودار۔ گوالیار دساگر میں بھی۔

بھنگار کے اضلاع ۲۴ پرگنہ جیسورا اور پورنیہ میں ٹٹی دل نے فصلوں کا نقصان کیا ہے۔

اٹلی کی شانزادی مارگریٹ پرنس نے جزیرہ سلی میں بلند کھڑکی سے کود کر خودکشی کی۔

لندن کی پولیس جیسی ٹیکنام بھی ایسے ہی شدید الزام اس پر عائد کئے گئے۔

تحقیقات الزامات کے لئے شاہی کمیشن قائم کی گئی شہادتوں سے رشوت خوری ثابت کی گئی۔

ایک شخص نے کہا وہ ہر سال پولیس والوں کو ۳۰۰۰ روپیہ دیتا تھا کہ اسے چھپ چھپا نہ کی جاوے

جن پولیس افسران پر رشوت کے الزام ثابت پائے گئے۔ ان کے نام پیش کئے گئے۔ نتیجہ کا انتظار

ڈیرہ ناٹ نام جدید جنگی جہاز توپوں کے امتحان میں پورا اترے۔ ۲۶۵ پونڈ بارود خرچ کی گئی۔

تمام تیرہ ایک ایک دو دو اور زان بعد سبھا چلائی گئیں۔ لیکن جہاز میں مہمک محسوس نہ ہوئی

پچھلے ہفتے ہندوستان میں طاعون سے چار ہزار ۶۰ فوتیاں ہوئیں۔ انڈین سے ۳۴۶ فوتیاں

احاطہ سبھی میں تھیں۔ (دشہ پونا میں ۸۶۵ فوتیاں اور ضلع پونا میں ۵۹ تھیں) پنجاب میں ہفتہ ہذا

میں ۲۰۸ فوتیاں ہوئیں۔ صوبہات متحدہ میں ۲۸۰ ممالک وسطی میں ۵۴ (جن میں سے ۴۴ فوتیاں

صرف قصبہ کاشی میں تھیں) ریاست میسور میں بھی ۲۰۸۔ برما میں ۵۹۔ وسط ہند کی رپورٹ

موصول نہیں ہوئی ہے۔ آسام سے قحط کی جگہ خدشہ خبریں آ رہی ہیں۔ تمام گج اور سلہٹ میں حالت دردناک ہے

ہندین کہ بکند خوفناک بھی ہے۔ کنار کا پال سے فائدہ کشوں کی ہلاکتوں کی خبریں آ رہی ہیں۔ خاوند اور سرپرست

لوگ اپنی اہلیہ اور زیر سایہ بچوں کو بے تحاشا چھوڑ رہے ہیں۔ لاچار اور مفلس گھرانے مارے فاقوں

کے جان بلب ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کہیں اسی حالت میں جان نہ نکل جاوے۔ چاول کا نرخ دس روپیہ

فی من ہے۔ تھوک فروشی میں اس نرخ سے بھی پلے نہیں پڑتا۔ شیلانگ کی حالت بھی ایسی ہی ابتر

ہے۔ کل خوردنی غلوں کا نرخ چڑھان پر پایا جاتا ہے۔ چاول ڈبل روپیہ کاتین سیر ہے۔ مویشیوں

کے لئے دلا ہوا چارہ نایاب اور بارادری نرخ آٹھ روپیہ فی من ہے۔ لوگ چندہ جمع کر رہے ہیں۔ لیکن

سراسر ناکافی ہے۔ خد کے سوا بے کس مجال ہے کہ نجات دے۔

ایرانی معاہدہ۔ ریوٹر کو معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ حقے اور روس ایران کو چار لاکھ پونڈ قرضہ دیتے تھے

نئے آمادہ ہو گئے ہیں۔ جس میں سے ہر ایک لاکھ پونڈ ادا کریں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ ایران کی

نہایت اشد ضرورتیں پوری کیجا دیں (بعد کی خبر) فرانس کے اخبار سپر کا خیال ہے کہ روس اور

برطانیہ عظمیٰ کے امین ایران کے معمولی معاملات کے متعلق معاہدہ انگلستان اور فرانس کی دوستی

کے لئے فال نیک ہے۔ دو تین کو ایران میں امن قائم۔ کھنے کا حق یکساں حاصل ہے۔

خیال ہے۔ انگلستان اور روس کا ایران کو قرضہ دینا چند شرائط پر مبنی ہے۔ یقین ہے کہ پہلی

قسط یعنی ۲ لاکھ پونڈ ابھی ادا نہیں ہوئے۔ حادثہ ۱۔ سمر ایٹ کی کان میں اترتے ہوئے

۲۳ چینی رسی کے ٹوٹ جانے سے پاش پاش ہو گئے ایک اور حادثہ ۱۔ (لندن ۲۱ اکتوبر)

ولاڈیوشک کا ایک تار منظر ہے کہ اسٹیمر دیرگ ساحل سے روانہ ہونے کے وقت ایک کان سے

ٹکڑا کر ڈوب گیا۔ دو سو مسافر غرق ہو گئے۔ نماز جنازہ | محمد اسماعیل صاحب سکرنہ سے اطلاع کرتے

ہیں کہ منشی محمد حیات صاحب احمدی چنیوٹی حال دار و فہر ملک سندھ قضاے للہی سے فوت ہو گئے اور احباب

درخواست کرتے ہیں کہ اس مرحوم بھائی کا خزانہ غائبانہ پڑ جاوے منشی محمد حیات صاحب ایک نیک اور کم گو آدمی

تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو عریق رحمت کرے۔

## رعایتی اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۲۰
۱/۲ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰
۱/۳ صفحہ	۵۵	۳۰	۱۵	۵
۱/۴ صفحہ	۳۵	۲۰	۱۰	۳
۱/۵ صفحہ	۲۰	۱۰	۵	۲
۱/۶ صفحہ	۱۵	۸	۴	۱
۱/۷ صفحہ	۸	۴	۲	۱

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اسپیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکتی

بے فائدہ خط و کتابت سے کرنے میں طوفین کا جج ہو۔ (۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیے۔ مابعد کوئی

حساب نہیں۔ (۳) اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے

واسطے زیادہ اجرت چارج ہوگی۔ (۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلے

کا مشورہ کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے

پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضنون رہے گا۔

(۵) ضمیمہ تقسیم کرانی فی ضمیمہ ۸ فیصدی لیا جاوے گا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ہر اجرت کے

ساتھ وصول ہونی چاہیے۔ (۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر

نرخ بڑھایا جاوے گا۔ اور جو لوگ زیادہ نرخ نامنتظر کریں۔ ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقی ماندہ اجرت

کردی جاوے گی۔ (۷) میخ کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیے کہ مشورہ نامضنون اشتہار پہلے میخ کو دکھلائے۔ میخ کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار کو نامناسب سمجھے تو

اس میں مناسب تبدیلی کر لے یا اشتہار کو بند کر دے۔ (۹) اجرت ہر حال پیشگی لی جائے گی مابعد کوئی حساب نہ ہوگا۔



## بدھ رشتاق

مورخہ ۶ رمضان ۱۳۹۶ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۵ء

## رمضان المبارک

۳۷

جمعہ کا دن گزرنے کے بعد رات کو چاند دیکھا گیا اور ہفتہ کے دن ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۳۹۶ھ کو پہلا روزہ ہوا اور یہ مبارک مہینہ بدھ رشتاق کا شروع ہوا۔ یہ پرچہ اخبار اس ماہ میں پہلا پرچہ ہے اور اس سے قبل کے پرچوں میں بعض ضروری مسائل متعلق رمضان اور اس کی فضیلت کے بارے میں بیان کئے جا چکے ہیں۔

روزہ شل جج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبارت ہے۔ جیسے کہ عاشق اپنے عشق کے خیال میں اور اس کی تلاش میں کمانا اور پینا اور دیگر عیش و عشرت کی باتیں سب بھول جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجا لاتا ہے اور سال بھر کا بارہواں حصہ اس عبادت میں مصروف ہو کر ترک بدی کی مشق میں ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرنے والوں کی راہ میں روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ چھ ماہ کا روزہ رکھا تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ معصرت واللہ صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر ایک صورت مجاہدہ خواب میں دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انور سادہ کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے

پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگو آتا اور پیر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی۔ دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ میں گزارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں۔ بہتر ہے کہ سیکھ کر کھانے کو کم کروں۔ سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرنا گیا یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سحر آتھم پر کے بعد میری غذا ہوتی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ ہی اس پر صبر نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے خدا تعالیٰ کی شاکستہ

ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ مہینوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے دو لیا اس امت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کو مہ حبیب و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا۔ اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ مستون مینر و سرخ ایسے دل کش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا باکسل طاقت تحریر سے باہر ہے وہ نزاری ستون جو سید ہے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض چمکے ارسفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا۔ اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی

صورت میں ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنی وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی یہ روحانی امور ہیں۔ کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے ہی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے ایک اور مجھے فائدہ یہ حاصل ہوا کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ میں وقت ضرورت فائدہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہ کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فائدہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطراب ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا۔ کہ انسان کس حد تک فائدہ کشی میں ترقی کر سکتا ہے اور جتنک کسی

کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے کہ صبر یافتہ ہو کہ ایسا ستم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں ہر ایک کے یہ صلاح نہیں دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا میں نے کئی جاہل و دیش ایسے ہی دیکھے ہیں جنہوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں اور آخر پوست و ماغ سے وہ جھوٹ ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گزری یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہو گئے۔ انسانوں کے دماغی قوتے ایک طرز کے نہیں ہیں پس ایسے اشخاص جن کے قطر تافوی ضعیف ہیں ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہیں پڑ سکتا اور جلدی کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدہ میں نہ ڈالے اور بین العاجز اختیار نہ کرے ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرار اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجالانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھاتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیے۔ غرض روزوں کا رکھنا خدا تعالیٰ کی رضا کی طلب کے سالکوں کی راہ میں ضروری پڑا ہوا ہے۔



## ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد کی نوع میانیا

اخیر متشی حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پورہ  
ڈاکٹر مرتد سے خرید کی ہوئی چند ایک کتابیں اُسے واپس  
کی ہیں ایک خان صاحب ایک دفعہ آگ بولا ہو کر ناپاک  
طبع لوگوں کی طرح حضرت مرزا صاحب کو گالیاں  
دیئے اور چوڑھے چاروں ہی جیسے ناپاک الفاظ بولے  
وہ اپنے لگ پڑے ہیں اور اس گندہ دہائی کے  
اظہار کے واسطے آپ نے پیسہ اخبار کے پرچہ  
کو برگزیدہ کیا ہے۔ پیسہ اخبار نے ہی غالباً  
غیبت سمجھا ہے۔ کہ ہندوؤں کے حق میں  
منافقانہ مضامین لکھ کر جو وہ اسلامی پبلک  
کو ناراض کر چکا ہے۔ تو شاید اس کا عوض اس  
طرح ہو جائے کہ حضرت امامانہ کے حق میں دشنام  
دہی کے ساتھ اپنے اخبار کے کالم سیاہ کر کے  
پھر عوام کا لالچام کو اپنا فریفتہ بنائے۔ کتابیں  
تو حبیب الرحمن صاحب سے واپس کیں۔ اور  
ڈاکٹر صاحب نے گالیوں کی بوچھاڑ حضرت پر  
شروع کر دی ہے۔ لیکن یہ عجیب کی بات  
نہیں۔ کہنے لوگوں میں لڑائی کا ہیشہ سے یہی  
دستور چلا آیا ہے۔ کہ جب کسی پر خفا ہوتے ہیں  
تو اس کے پیر کو گالیاں دیا کرتے ہیں۔ اس  
مضمون میں ڈاکٹر مرتد نے اول سے آخر تک  
یہ روٹا دیا ہے کہ براہین کی قیمت حضرت  
صاحب نے پیشگی وصول کر لی تھی جس طرح  
جامل عیسائیوں نے یہ طرز اختیار کیا ہے۔ کہ  
مسئلہ حیار۔ غلامی۔ قصہ زینب وغیرہ کے  
متعلق ہزاروں دفعہ تسلی بخش جواب دیئے جا  
چکے ہیں۔ مگر گورے اور کالے پادری سرانہ  
پھر وہی مرنے کی ایک ٹانگ کا رنگ الایسے چلے  
جاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے مخالف بھی انہیں  
باتوں کے معقول جوابات ہزاروں دفعہ سکر پیر  
وہی بات رٹے چلے جاتے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب  
میں کچھ دیانت اور امانت کی ہوتی۔ تو ان کو  
مناسب تھا کہ اول ان لوگوں کی فہرست پیش کرتے  
جنہوں نے قیمت پیشگی دی تھی۔ جو چند ایک  
محدود آدمی تھے اور پھر اس کے متبادل میں

ان لوگوں کی فہرست ہی رکھ لیتے جن کو کتاب مفت تقسیم  
کی گئی تھی یا صرف برائے نام قیمت پر اور پھر اس فائدہ  
میں کھائی چھائی کاغذ وغیرہ کے خرچ کا اندازہ کرتے  
کیونکہ اس زمانہ میں قادیان میں کوئی مطبع نہ تھا کام  
امرت سر میں چھپتا تھا۔ ریل ہی نہ تھی۔ پھر حضرت  
صاحب کے اشتہار پر جن لوگوں نے قیمتیں واپس لے  
لیں۔ ان کی فہرست پیش کرتے پھر اس کتاب کے  
ذریعہ سے غیر مسلمین پر جو محبت قائم ہو چکی ہے۔ اس  
کی طرف نگاہ کرتے۔ پھر اسی براہین کے معاملہ میں  
خائیں کو جو جواب وہ خود خواہ صدق جمل سے خواہ  
منافقانہ طور پر دیا کرتے تھے ان پر ہی غور کر لیتے  
تو ان کو اس قدر کہہ نہ اٹھنا پڑتا۔ خیر اس پر بہت کچھ  
کہا جاسکتا ہے اور ایسا ہی حضرت صاحب کے  
پاس چندوں کے بہت آنے یا گہر میں زیور کے ہونے  
پر جو کچھ مارے حد کے ڈاکٹر صاحب یا ان کے  
بھیولوں کے سینوں کے اندر نارجم شعلہ زن  
ہے۔ اس پر بہت کچھ کہا جاسکتا ہے اور کہا جاسکتا  
ہے۔ جس کے واسطے سدرست گنجائش نہیں۔ میں  
نے اس وقت ایک نہایت مختصر لیکن ضروری بات  
کہنے کے واسطے قلم اٹایا ہے اور وہ یہ ہے کہ  
ڈاکٹر صاحب نے اسی مضمون میں جہان نگر اور  
درہ اور سیگزیں اور الحکم کو برائے بڑے حصے  
دینے کا احسان بتلایا ہے۔ وہاں اس اخبار کو بھی  
تقریباً چھ سالانہ جذبہ عطا کرنے کا مضمون احسان بتایا  
ہے۔ حضرت کے پاس جو چندہ آتا ہے۔ اس کا تو  
کوئی حساب نہیں رکھا جاتا کوئی اپنی خوشی سے کچھ  
حضرت کے پیش کش کرتا ہے۔ تو وہ لیتے ہیں۔ ورنہ  
وہ کبھی کسی سے نہ مانگتے ہیں نہ جلاتے ہیں واسطے  
اس کے متعلق ڈاکٹر صاحب کو ہزاروں چوڑے لاکھوں  
کا جو کچھ بولنے کی بھی گنجائش ہے۔ درحقیقت انتظام  
بھی کچھ مدت عاجز کے پاس رہا تھا اور مجھے یاد نہیں  
پڑتا کہ ڈاکٹر صاحب کے نام پر کبھی کوئی ایسی رقم بھیجی  
ہو۔ جس پر وہ اب دینگین مارے ہیں۔ لیکن  
ڈاکٹر صاحب کے ان تمام دعوؤں کی حقیقت کی  
مثال میں صرف اس اخبار کے متعلق ہی ان کے دلیرانہ  
جھوٹے انشاد کرنا کافی ہوگا۔ آج ڈیڑھ سال  
سے اخبار بدر کا چارج میرے پاس ہے اور آج تک  
اخبار برابر ڈاکٹر صاحب کو بھیجا جاتا ہے سچے سچے اور  
سچے کے چندے میرے سامنے لوگوں سے  
وصول ہوئے ہیں۔ بلکہ شہر کی بھی پیشگی قیمت

بعض سے وصول ہو رہی ہے۔ لیکن اس ڈیڑھ سال  
کے عرصہ میں ڈاکٹر صاحب نے ایک پائی بھی آج تک  
میرے سامنے اخبار بدر کو نہیں دی۔  
میں تعجب کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کے  
چھوڑا۔ ان حضرت محمد علی احمد علیہ وسلم کی رسالت کو  
بے کار مانا۔ انبیاء پر ایمان لانا غیر ضروری قرار دیا۔ مگر  
کیا عام اخلاقی باتیں ہی اب ان کے نزدیک قابل عمل  
نہیں اور کیا اب وہ ایسے خطرناک ہو گئے۔ کہ صریح جھوٹ  
بولنا ان کے نزدیک نہ صرف جائز بلکہ فرض اور  
واجب کا درجہ رکھتا ہے۔ میں نے ان خیال سے  
کہ شاید گذشتہ سالوں میں برابر محمد افضل کو وہ  
پانچ پانچ روپے دیا کرتے ہوں۔ پڑانے رجسٹر  
نکال کر بھی دیکھے ہیں۔ مگر ان سے بھی کین شہادت  
نہیں ملتی۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے کبھی اخبار بدر کی  
قیمت تقریباً سالانہ دی ہو۔ رجسٹر ان سے معلوم  
ہوتا ہے۔ کہ سالانہ کی قیمت آپ نے صرف چار  
دی تھی۔ سالانہ کی بھی صرف چار دی تھی اور اس  
کے بعد کے سالوں کی قیمت چار سالانہ کے حساب سے  
دی تھی۔ حالانکہ قیمت چار سالانہ ہے۔ اس سے  
قیاس کیا جاسکتا ہے کہ سالانہ کو جو آپ نے ہزاروں  
روپے دیئے۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ باوجود  
اس جھوٹ کی عادت کے پھر ملے ہوئے کا دعویٰ  
جس شخص نے ایسی بے باکی سے دروغ بیان  
پر کرنا بدیہی۔ ظاہر ہے کہ اس کے الزامات  
میں شیطان کا کس قدر حصہ ہوگا۔ اور رحمان کا  
کس قدر۔ اول تو خود ہی یہ کینگی اور سفلیں ہے  
کہ میں نے یہ دیا تھا وہ دیا تھا اور پھر اس پر جو کچھ  
دراصل ڈاکٹر نے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال کیا  
ہوگا کہ وہاں کسی نے پرتال تو کرتی ہی نہیں۔  
چلو بیٹ بہر کہ جھوٹ بولو کہ میں نے ہزاروں دیئے۔  
اور سیکڑوں خرچ کئے۔ مگر جو کچھ کی عقل ماری  
جاتی ہے۔ ساتھ ہی اخبار بدر کے متعلق بھی تقریباً  
سالانہ چندہ دینے کا ذکر لکھ مارا۔ اور یہ تو سوچ  
لیا ہوگا کہ محمد افضل مرحوم فوت ہو گیا ہے۔ کون  
پوچھیکا۔ مگر یہ نہ سوچا کہ ممکن ہے۔ ہزاروں لکھوں موجود  
ہوں۔ اور موجودہ کارکنان پرانے رجسٹروں کی پرتال  
ہی کہہ سکیں۔ نہایت افسوس ہے کہ اس کم حوصلگی  
اور دروغ بیانی کے ساتھ ایک شخص ایسی  
سلسلے کی مخالفت میں خم ٹھونکتا ہے اور نہیں خیال  
کرتا کہ اس کی رہتی کیا ہے۔ (باقی آئندہ)



بسم الرحمن الرحیم  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدر منور

## درس قرآن شریف

### سورۃ النور

(گزشتہ سے پیوستہ)

تشریح و معانی الفاظ | فتوح - پس تسبیح کریں

التسبیح هو التطہیر - تسبیح پاکیزگی اور طہارت کو کہتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ اس سے مراد خانہ کعبہ کی تطہیر ہے۔ کیونکہ کفار نے اس میں بت رکھے ہوئے تھے اور فتح مکہ کا یہ نتیجہ تھا کہ تمام بت و بان سے نکال دیئے گئے۔ اور اس گہر کو خدا تعالیٰ کی اس عبادت کے واسطے خاص کیا گیا۔ جس کے لئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے اپنے کا مذہبوں پر ایمین اٹھا کر اس کی بنیاد کی تھی۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ سے جب اپنے رب کے حضور میں کوئی اخلاص کا کام کرتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ اس کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات نے جنگل میانان کے درمیان جہاں آدمی چوڑچند پرند ہی نہ ملتا تھا۔ جب خدا کے حکم کے مطابق اپنی بیوی اور بچے کو چھوڑا۔ اور بعد میں خدا تعالیٰ کی عبادت کے واسطے اس جگہ گھر بنایا۔ تو خدا تعالیٰ نے اس جگہ ایک شہر آباد کر دیا اور بالآخر جب کفار نے اس گھر میں بتوں کا ٹھکانا بنا دیا۔ تو محمد جیسے پاک دل کو اس گہر کے مظہر کرنے کا جوش عطا کیا اور خدا کے اس برگزیدہ نے وہ گہر ایسا پاک کیا کہ اس کو بعد کوئی مشرک نزدیک بھی نہیں جاسکتا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت پر ایک قن اور زندہ دلیل ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام کرنے میں ایسی کامیابی دیکھی کہ اس کی نظیر پہلے کسی نبی کے حالات میں پائی نہیں جاتی۔

مجدد ہر پلٹ۔ ساتھ تعریف پر دو گار اپنے کے  
جستائش پر دو گار تو۔ یعنی اپنے رب کی  
تعریف کر کہ اس نے اپنی خاص ربوبیت کے  
ذریعہ سے تجھے ہر معاملہ میں کامیاب کیا اور فتح  
اور نصرت عطا کی ہے۔ یہ اسی قادر توانا کا  
کام ہے۔ کہ ایک میثم کو دنیا کا بادشاہ بنا دیا  
اور ایسی فتح عطا کرے۔ جس کی نظیر دنیا بھر  
کی تاریخ میں موجود نہ ہو۔

و استغفرک - اور اس سے مغفرت طلب کر  
غفر کے معنی میں ڈھانچنا۔ دہانا۔ تمام انبیاء و خدا تعالیٰ  
سے مغفرت مانگا کرتے ہیں اور مغفرت مانگنے  
کے یہ معنی ہیں کہ انسان چونکہ کمزور ہے۔ اس  
کو معلوم نہیں کہ کون سا کام اس کے واسطے  
بہتری کا ہے اور کون سا نقصان کا کام ہے  
اور تکلیف کا راستہ ہے۔ پس مغفرت ایک دعا ہے  
کہ انسان اپنے خدا سے یہ دعا مانگتا ہے کہ وہ  
اس کے واسطے نیکی کے راہ پر چلنے کے اسباب  
میا کرے۔ جن سے وہ بدی سے بچا رہے  
اور کسی طرح کے ہرج اور تکلیف میں پڑنے  
سے محفوظ رہے۔ خدا تعالیٰ کے الغام کے  
حاصل کرنے کے واسطے مغفرت کا طلب کرنا  
بہایت ضروری ہے۔ استغفار کے معنی اور  
تشریح میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ  
حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر نقل کر دی  
جاوے۔ اور وہ یہ ہے۔

استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ  
ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ شریعت کی کوئی  
کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت  
کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے  
حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غفر سے لیا گیا  
ہے۔ جو ڈھانچنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی  
ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مستغفر کی  
فطرتی کمزوری کو ڈھانچ لے۔ لیکن بعد اس کے  
عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنی اور ہی وسیع  
کئے گئے اور یہ بھی مرا کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو  
چکا ہے۔ ڈھانچ لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنی  
یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ  
مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے۔ فطرتی کمزوری  
سے بچا دے اور اپنی طاقت سے طاقت  
بخشے۔ اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور

روشنی سے روشنی دے۔ کیونکہ خدا انسان کو  
پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا۔ بلکہ وہ جیسا  
کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام توئے  
اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے۔ ویسا  
ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے۔ یعنی جو کچھ  
بنایا ہے۔ اس کو خاص اپنے سہارے سے  
محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس جبکہ خدا کا نام  
قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو  
قائم رکھنے والا۔ اس لئے انسان کے لئے لازم  
ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا  
ہے۔ ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا  
کی قیومیت کے ذریعہ سے بچانے سے بچا کر  
کیونکہ خدا کی خالقیت نے انسان پر یہ احسان  
کیا کہ اس کو خدا کی صورت پر بنایا۔ پس اسی  
طرح خدا کی قیومیت نے تقاضا کیا کہ وہ اس  
پاک نفس انسانی کو جو خدا کے دونوں ہاتھوں  
سے بنایا گیا ہے۔ پلید اور خراب نہ ہونے دو  
لہذا انسان کو تعلیم دی گئی۔ کہ وہ استغفار کے  
ذریعہ سے قوت طلب کرے۔ پس اگر دنیا  
میں گناہ کا وجود ہی نہ ہوتا۔ تب ہی استغفار  
ہوتا۔ کیونکہ دراصل استغفار اس لئے ہے  
کہ جو خدا کی خالقیت نے بشریت کی عمارت  
بنائی ہے وہ عمارت مستحکم رہے اور قائم رہے  
اور بغیر خدا کے سہارے کے کسی چیز کا قائم رہنا  
ممکن نہیں۔

پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی۔  
جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے۔ اسی  
کی طرف قرآن شریف میں یہ اشارہ فرمایا گیا  
ہے۔ اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم یعنی  
خدا ہی ہے جو قابل پرستش ہے۔ کیونکہ وہی  
زندہ کرنے والا ہے اور اسی کے سہارے سے  
انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ یعنی انسان کا جلوہ  
ایک خالق کو چاہتا تھا اور ایک قیوم کو۔ تاخلاق  
اس کو پیدا کرے اور قیوم اس کو بچانے سے  
محفوظ رکھے سو وہ خالق ہی ہے اور قیوم ہی  
اور جب انسان پیدا ہو گیا۔ تو خالقیت کا کام  
تو پورا ہو گیا۔ مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے  
لئے ہے۔ اسی لئے دائمی استغفار کی ضرورت  
پیش آئی۔ غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے  
ایک فیض ہے اور استغفار صفت قیومیت کا



فیض حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اسی کی طرف اشارہ سورہ فاتحہ کی اس آیت میں ہے ایالک نعبد و ایالک نستعین۔ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں۔ کہ تیری قیومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمیں ٹھوکر سے بچا دے۔ تاہم نہ ہو۔ کہ کمزوری ظہور میں آوے۔ اور ہم عبادت نہ کر سکیں۔

اس تمام تفصیل سے ظاہر ہے۔ کہ استغفار کی درخواست کے اصل معنی یہی ہیں۔ کہ وہ اس لئے نہیں ہوتی۔ کہ کوئی حق فوت ہو گیا ہے بلکہ اس خواہش سے ہوتی ہے کہ کوئی حق فوت نہ ہو اور انسانی فطرت اپنے تئیں کمزور دیکھ کر طبعاً خدا سے طاقت طلب کرتی ہے۔ جیسا کہ بچہ ماں سے دودھ طلب کرتا ہے۔ پس جیسا کہ خدا نے ابتداء سے انسان کو زبان آنکھ دل کان وغیرہ عطا کئے ہیں ایسا ہی استغفار کی خواہش بھی ابتداء سے ہی عطا کی ہے اور اس کو محسوس کرایا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ خدا سے مدد پانے کا محتاج ہے۔ اسی کی صرت اس آیت میں اشارہ ہے۔ واستغفر لذنوبک دالمومنین والمومنات۔ یعنی خدا سے درخواست کر کہ تیری فطرت کو بشریت کی کمزوری سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف سے فطرت کو ایسی قوت دے۔ کہ وہ کمزوری ظاہر نہ ہونے پاوے اور ایسا ہی ان مردوں اور ان عورتوں کے لئے جو تیرے پر ایمان لاتے ہیں بطور شفاعت کے دعا کرتا رہے۔ کہ تاجو فطرتی کمزوری سے ان سے خطائیں ہوتی ہیں۔ ان کی سزا سے وہ محفوظ رہیں اور آئندہ زندگی ان کی گناہوں سے بھی محفوظ ہو جاوے یہ آیت معصومیت اور شفاعت کے اعطایہ درجہ کی فلاسفی پر مشتمل ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ انسان اعطایہ درجہ کے مقام عصمت پر اور مرتبہ شفاعت پر تب ہی پہنچ سکتا ہے۔ کہ جب اپنی کمزوری کے روکنے کے لئے اور نیز دوسروں کو گناہ کی زہر سے نجات دینے کے لئے ہر دم اور ہر آن دعا مانگتا رہے اور تضرعات سے خدا تعالیٰ کی طاقت اپنی طرف کھینچتا رہے اور پھر چاہتا ہے۔ کہ اس طاقت سے دوسروں کو بھی حصہ دے۔ جو بوسیلہ

ایمان اس سے پیوند پیدا کرتے ہیں۔ معصوم انسان کو خدا سے طاقت طلب کرنے کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ انسانی فطرت اپنی ذات میں تو کوئی کمال نہیں رکھتی بلکہ ہر دم خدا سے کمال پاتی ہے۔ اور اپنی ذات میں کوئی قوت نہیں رکھتی۔ بلکہ ہر دم خدا سے قوت پاتی ہے اور اپنی ذات میں کوئی کمال روشنی نہیں رکھتی۔ بلکہ خدا سے اس پر روشنی اترتی ہے۔ اس میں اصل راز یہ ہے۔ کہ کامل فطرت کو صرف ایک کشش دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ طاقت بالا کو اپنی طرف کھینچ سکے مگر طاقت کا خزانہ محض خدا کی ذات ہے۔ اسی خزانہ سے فرشتے بھی اپنے لئے طاقت کھینچتے ہیں اور ایسا ہی انسان کامل ہی اسی سرچشمہ طاقت سے عبودیت کی نالی کے ذریعہ سے عصمت اور فضل کی طاقت کھینچتا ہے۔ لہذا انسانوں میں سے وہی معصوم کامل ہے۔ جو استغفار سے الہی طاقت کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کشش کے لئے تضرع اور خشوع کا ہر دم سلسلہ جاری رکھتا ہے۔ تا اس پر روشنی اترتی رہے اور ایسے دل کو اس گہرے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ جس کے شرق اور غرب اور ہر ایک طرف سے تمام دروازے آفتاب کے سامنے ہیں۔ پس ہر وقت آفتاب کی روشنی اس میں پرتی ہے۔ لیکن جو شخص خدا سے طاقت نہیں مانگتا وہ اس کو ٹھٹھری کی مانند ہے۔ جس کے چاروں طرف سے دروازے بند ہیں اور جس میں ایک ذرہ روشنی نہیں پڑ سکتی۔ پس استغفار کیا چیز ہے یہ اس آلہ کی مانند ہے۔ جس کی راہ سے طاقت اترتی ہے۔ تمام راز تو حید اسی اصول سے وابستہ ہے۔ کہ صفت عصمت کو انسان کی ایک مستقل جائیداد قرار نہ دیا جاوے۔ بلکہ اس کے حصول کے لئے محض خدا کو سرچشمہ سمجھا جاوے ذات باری تعالیٰ کو تمثیل کے طور پر دل سے مشابہت ہے جس میں مصفا خون کا ذخیرہ جمع رہتا ہے اور انسان کامل کا استغفار ان شرائین اور عروق کی مانند ہو جو دل کے ساتھ پیوستہ ہیں اور خون صافی اس میں سے کھینچتی ہیں۔ اور تمام اعضاء پر تقسیم کرتی ہیں۔ جو خون کے متلج ہیں۔

ان کان تو ابنا۔ تحقیق وہ تو پسر بول کر نیا لا ہے۔ ہر آئینہ خدا صرت بر حمت رجوع

کندہ۔ تو آب کے مضمین بہت توبہ کر نیا والا بہت رجوع کرنے والا۔ جب کہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع لاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس سے زیادہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اسی پر حدیث شریف میں آیا۔ کہ اگر انسان چل کر خدا تعالیٰ کی طرف جاوے۔ تو خدا اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہے۔

### سورہ شریف کے نام | اس سورہ کا ایک نام

کیونکہ اس میں ایک نصرت کی بشارت ہے۔ اور اس کا نام فتح بھی ہے۔ کیونکہ ایک ایسی عظیم الشان فتح کی اس میں پیشگوئی درج ہے جس سے اسلامی سلطنت اور فتوحات کی بنیاد رکھی گئی تھی یعنی فتح مکہ۔ ان کے علاوہ ایک نام اس سورت کا سورہ تودیع بھی ہے کیونکہ جب یہ سورت نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نصبت الی فقیہی۔ اور آپ نے اسے سمجھ لیا۔ کہ سارا کام تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور اب وقت آگیا۔ کہ ہم اپنے خدا کے پاس چلے جاویں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہ سورہ نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے جو آپ کا کام تھا وہ پورا ہو گیا ہو اور اب آپ کو اس دار فانی کو چھوڑنے کا وقت قریب آگیا ہے تو آپ نے ظاہر فرمایا کہ اب میں عالم باقی میں انتقال کروں گا۔ اس بات کو سنا کر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں آپ نے فرمایا تم کیوں روتی ہو۔ اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھ سے تم ہی ملو گی یہ سن کر وہ مسکرائے لیکن۔ اس میں ہی ایک پیشگوئی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد جلد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ اور آپ کے بعد اہل بیت میں سے سب سے اول جس نے وفات پائی۔ وہ حضرت فاطمہ ہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا یہ عجیب نمونہ ہے۔ کہ حضرت فاطمہ کو آنحضرت کی وفات کی خبر سننے والا دیا۔ لیکن پھر اپنی وفات کی خبر سننے اس واسطے ہنس دیا۔ کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم میں کائنات کی جلد صورت پیدا ہو گئی تھی۔ اس پر میرے کا خوف نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات کی خوشی غالب ہے۔ (باقی آئندہ)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## دارالامان میں لنگر و مصارف ترقی اور اس کو با مقابل آمدنی کو کی سوال اور احمدی جماعت کو توجہ کا خیال

میرے معزز برادران اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دارالامان کے بزرگوں میں لنگر کے مصنف کے متعلق آمدنی کا سوال گو بہت سوجھ بوجھ اور بار بار حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اس بارہ میں برادران سلسلہ کو توجہ دلائی گئی ہے مگر جہاں تک میرا خیال ہے۔ برادران سلسلہ نے اس طرف اب تک وہ توجہ نہیں فرمائی۔ جو ان کو فرمائی چاہیے تھی۔ ہر ایک موقع پر جب بھی اسکے متعلق ذکر آیا ہے۔ تو حضرت امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی طرف سے کافی اطمینان ظاہر نہیں فرمایا اس سے پیشتر وقتاً فوقتاً ایک بردست تحریک کی حد تک ہم میں سے ایک ایسے وجود نے اپنے ذمہ لی ہوئی تھی کہ جس کے اخلاص اور محبت کی قوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں اس درجہ تک بڑھی ہوئی تھی کہ جس کا اندازہ کرنا اسی قلب کا کام ہے۔ جو خود اخلاص و محبت اور صدق و وفائیں اس درجہ تک پہنچا ہوا ہو۔ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں جو قرب اس سلسلہ سے محب کو حاصل تھا۔ وہ اس عاشقانہ کارروائیوں سے ظاہر ہے۔ جو اپنی زندگی میں اس وفادار خادم نے کیں اس کا روشن و مانع اور پاکیزہ فہم سلسلہ احمدیہ کی ضروریات کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب نبوت کے ایسا قریب پہنچا تھا کہ ہر ایک ضرورت پیش آمدہ کیلئے عین وقت پر قوم کو اور قوم کے مخلص افراد کو اس ضرورت کا احساس کرا دیتا تھا۔ اسکی زبردست تحریریں درپراپیوٹ خطوط آئے دن احباب سلسلہ کے ذہن میں جنبش پیدا کرتے تھے۔ اور اس طرح وقتاً فوقتاً تلافی یافت ہوئی رہتی تھی اور حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ ایسے تفکرات سے مکدر نہ پاتی تھی۔ اب ہم لیڈر قوم مرحوم وفادار عبد الکریم کو کس کس موقع پر یاد کرینگے

اس قوم احمدی کے مخلص خادموں اگرچہ آئے دن ہم کو ہمارے سلسلہ کی ضروریات کی یاد دلانے والا تھا۔ یہاں پر دوست ہم میں نہیں رہا مگر کیا اس پر ایسے اور ہریان دوست کی یاد کو بھی ہم فراموش کر سکتے ہیں اور اس کی مخلصانہ اور وفادار کارروائیاں کو بھول سکتے ہیں۔ اس لیڈر قوم کی روح ہم میں اپنی بروز کی مستحاشی ہے اور مجھے امید ہے۔ کہ اس مرحوم کے جذبہ محبت سے حصہ لینے والی روحیں تیار ہیں کہ جو ان کے کان میں کسی ضروری تحریک کی آواز پہنچے تو وہ اس آواز کو قبول کر کے اس طرح اپنے امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی حاصل کریں۔ جب طرح ان کے با و فاد اور مخلص دوست مولوی عبد الکریم نے حاصل کی۔ وہ کامل جوش چاہنے مرحوم بھائی کی مخلصانہ کارروائیوں کی یاد سے وہ اپنے دلوں کے اندر پاتے ہیں۔ اس کا معنی خیر اور بھائی کی روح کو خوش کر نیوالا نتیجہ یہ ہی ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی طرح دل و جان سے حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضامین محو ہو جاویں اور ان وقتوں کے رفع کرنے میں اسی طرح دل و جان سے کوشاں رہیں۔ جس طرح وہ باہمت دوست در و دل سے کوشاں رہتا تھا۔ اگر اس دل بستگی سے مخلص احباب جہاں تک ہیں ہوں کم ہمت ہو جائیں۔ تو پھر میں نہیں سمجھتا۔ کہ لنگر کی قلت آمدنی کے متعلق جو شکایت بزرگان دارالامان کے اوقات گرامی کو مکدر کرتی ہے باقی وہ جادے اور حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کی ناقابل اطمینان حالت کے ذکر کی ضرورت ہو برادران سلسلہ بیشک یہ سچ ہے۔ کہ اس آسمانی سلسلہ کے متعلق مختلف شاخوں سے آپ کے ناموں کا تعلق ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ لنگر کی مد کے ساتھ باقی شاخوں کا ایسا ہی تعلق ہے۔ جیسا ایک تخت کی شاخوں کو اس کی اصل کے ساتھ تعلق ہوتا ہو باقی شاخیں تو اپنے اپنے کار پر دار و تنظیموں کے زیر انتظام ہیں۔ ان شاخوں کی سرسبزی کی فکر تو اپنے کار پر داران کو ہے۔ جن کے زیر انتظام وہ شاخیں رکھی گئی ہیں۔ جو کچھ تشویش ان کے متعلق پیدا ہو۔ اس کا رفع کرنا یا کرنا قوم کو متوجہ کرنا انہیں منتظران کے ذمہ ہے اور قوم ان شاخوں سے ایک ایسا فائدہ حاصل کر رہی ہے کہ جس کا قریب تر تعلق قوم کی ترقی اور بہبودی کیلئے نہایت ضروری ہے۔ اور اس طرف سے قوم مطمئن بھی ہے مگر لنگر کی مد ایک ایسی مد ہے جس کا تعلق صرف خاندان نبوت سے ہی، اور جس کا انتظام صرف

حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہے اس مد کے متعلق آمدنی کی کمی کا بار حضور مقدس ہی کی ذات پاک پر ہے اطراف و اکناف عالم سو جاوے اور صادقین دارالامان کی پاک سرزمین میں حاضر ہوتے ہیں وہ اسی فائدہ آسمانی پر آم کر بیٹھتے ہیں اور حسب اہمیت ہر ایک کی خاطر مدارات اسی فائدہ سے ہوتی ہے کون جانتا ہے کہ یہ صنادیری جو اس صاحب رسالت میزبان کے سپرد ہے کہاں تک پہنچتی ہے اور ہر ایک جہان کی فکر کس کو ہے خدا کے نیچے ہوئے عمارتوں کی آمد و رفت کسی وقت کی پابند نہیں ہے بلکہ آتے اور سینکڑوں جاتے ہیں۔ خدا کا مرسل اور اس کا عیال رکھنا اللہ تعالیٰ اس عیال کو روز و فاقہ ترقی بخشنے۔ اس الہی سلسلہ میں لازم و ملزوم کا حکم رکھتے ہیں۔ برادران آپ غور فرمادیں کہ اس فائدہ آسمانی کی فراخی میں جو درخت کی جڑ ہے۔ کوئی نقص واقع ہو جاوے۔ تو باقی شاخیں اپنی بہتری اور رونق کس طرح قائم رکھ سکتی ہے۔ اصل کے نقصان پذیر ہونے سے شاخوں کے رونق میں ذرا فرق آ جاتا ہے۔ پس سب سے زیادہ فکر اس اصل کیلئے ضروری ہے۔ تاکہ اصل کے تباہ رہنے سے درخت کی شاخیں بھی قائم ہو سکیں لنگر کی مد بھی ایک ایسی مد ہے۔ جو حضور مقدس امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص ذمہ داری میں کسی مخلص شریک ہونے والے کو فاضلہ ثواب بخش سکتی ہے اور نہایت ہی قریب حضور امام کی خوشنودی حاصل کرنے اور تقرب پانے کا ذریعہ ہے ہم سے جلدی جانیوالے مرحوم وفادار خادم مولوی عبد الکریم صاحب کی نہایت ہی قبول ہونے والی اس مد کے متعلق غماص تحریک تھی اور اس مد کے متعلق حضور رسالت کا ہاتھ بٹانے سے مرحوم نے ایک کامل اخلاص پیدا کر کے امام کے پاک دل میں اپنا گہر کر لیا تھا اس مد کے اخراجات روز افزوں کو ہر وقت وہ خاص نظر سے مشاہدہ کرتے تھے اور اس نگر میں لگے رہتے تھے کہ اس تشویش کو حضور مقدس کے قلب نبوت کے نزدیک نہ آنے دین خود تحریک کرنے اور خود ہی ضروریات پر آئے دن فکرم کو حرکت دیتے رہتے تھے۔ کیونکہ نہ ہو جب خود فرما کر کہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ خذ من اصولہم صدقت۔ لطمہ محمد و نذکرہم بہا۔ عبد الکریم



کیونکہ اس حکم کے اجراء میں ایسے وقت میں کہ جب سچا  
حقدار اور مصداق اس آیت کا موجود ہو۔ تہ دل سے  
کوشش کرنے والا نہ ہوتا۔ برادران قوم سچ پوچھو۔  
تو اس مرحوم نے آپ پر بڑا احسان کیا۔ کہ آپ کے  
تصویر و تذکرہ میں جو بذریعہ مال ہونا ضروری ہے۔ امداد  
دی۔ اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے۔ اور بہشت  
بریں میں اس کی ترقی درجات کرے۔ اب وقت ہے کہ  
ہم لوگ اس کی مخلصانہ خدمت کا نمونہ سامنے رکھ کر ایسے  
وقت میں کہ حضور امام کو اس مدنگہ کے لئے فکر مند  
ہونا پڑتا ہے۔ اور اس کی کفالت خاندان رسالت  
کا خاصہ ہے۔ ہر روز کی تشویش کے دور کرنے  
میں مصروف ہو جاویں۔ اور جماعت احمدیہ کے ہر  
حلقہ میں ایک خاص انتظام سنگری آمدنی کے بڑھانے  
کا کیا جاوے اور ایسی تجاویز سوچی جائیں کہ جن سے  
آئندہ حضور امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس  
بار فکر سے سبکدوش کیا جاوے اور جب تک حضور  
اس کے متعلق کامل اطمینان ظاہر نہ فرمادیں اس کی  
امداد میں کوئی پہلو نہ اٹھا کہا جائے۔ اے احمدی قوم  
کے فہم اور زیرک لوگو! دیکھو آپ نے بیعت کرنے  
دست کیا اور کیا ہے۔ اپنی پیروی میں ہر روز  
دجارت کو اپنے قربان کیا ہے۔ وہ دنیا جو دین کے  
کام کی نہ ہو۔ آپ لوگوں نے اس سے علیحدہ ہو  
جانے کا عہد باندھا ہے۔ اب آپ ان العہد  
کاں مسکولہ کے نیچے ہیں۔ بھائیو! عزیزو!  
دوستو! اس اپنی ذمہ داری کا خیال کرو۔ دیکھو کس  
مقام سے کس مقام پر پہنچنے کا ارادہ ہے۔ جس  
رہنمائی پر قدم انداز ہوتے ہو۔ اس کا زور ادا کیا ہو  
بے شک مالوں کا خرچ کرنا اور خدا کی راہ میں پانی  
کی طرح بہانا بڑی ہی فراخ دلی کو چاہتا ہے مگر آپ  
خوب سمجھتے ہیں کہ یہ کتنی منزل اور یہ گہلی اس خون  
جگر کے بہانے کے بغیر طے نہیں ہوتی۔ فلا افتحم  
العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ ذلک رقبۃ ادا طعم  
فی یوم ذی مسغبۃ تیماذا مقربۃ او مسکیناذا  
مقربۃ۔ اس مایہ آسمانی پر بیٹھنے والے مجموعہ  
میں تہلی۔ مساکین اور مسافریں کا جن کا میزبان خدا کا  
مرسل ہمارا امام ہے۔ تو اب مالوں کے بیچنے میں کیا  
وہیغ ہے۔ سب حکم ایک مامور کی تابعداری میں پورے  
ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی اطاعت ہر ایک پہلو میں اس  
سیح موعود کی اطاعت میں ہو۔ یہ وقت ہے اس سارے نیک  
کے حاصل کرنے کا تم کان من الغنیمۃ اصنوا

دو اصوا بالصبر و تو اصوا بالرحمۃ اولئک  
اصحاب الیمینہ۔ احمدی خاندان کی پاک دامن  
بی بی جو فطرتاً مردوں کی نسبت درناک نظاروں کو  
دیکھ کر زیادہ متاثر ہوئی ہو اس جماعت پر نظر ڈالو  
جو حضور امام صادق کے قدموں میں حاضر ہوتی ہے۔  
تمہاری خیرات کا مکڑہ اس سفرۃ عام میں شامل ہونا  
چاہیے۔ اور تمہارے دروہرے دل پہ کیوں پیلو میں بے قرار  
نہیں ہوتے۔ جب تم دیکھتی ہو کہ سنگری قلت آمدنی  
اس مادہ پر بیٹھنے والوں کی دشمنی اور ان کے سیح موعود  
میزبان کی تشویش کا باعث ہوتی ہے۔ اسے شریف  
گھرانوں کی پاک دامن خاتونو! اور بھروسے گھروں کی  
زینتو! اٹھو اور اسی نظری دروہرت اور ترس کو لے  
کر اٹھو اور اپنے دسترخوان کا حصہ اس سفرۃ عام پر  
رکھو۔ جو سیح موعود نے خدا کے حکم سے تمہاری  
اور تمہاری قوم کے حاجت مندوں اور محتاجوں کی  
بتری کے واسطے اسلام کی عزت کے لئے بچایا  
ہے۔ اس روحانی مادہ کی قدر دانی اسی پر منحصر ہو  
کہ حضور امام پاک کے دسترخوان پر حاضر ہونے والے  
سب کے سب خواہ ابن البیہل ہوں۔ یتامی ہوں  
ملکین ہوں کوئی نہ ہو۔ بلکہ اس سفرۃ عام  
سے حصہ پاویں۔ چونکہ قلت آمدنی کی شکایت  
بوجود اس کے کہ احمدی جماعتیں کم و بیش رقومات  
مدنگین داخل کرنے میں برابر رہی ہیں۔ جس سے  
ثابت ہوتا ہے۔ کہ کافی امداد اس مدین نہیں پہنچتی  
اس کمی کے رفع کرنے کے لئے علاوہ ان مقررہ  
رقومات کے جو قدر قلیل ارسال کی جاتی ہیں۔ ایک  
خاص تجویز کی ضرورت ہے اور وہ تجویز دارالامان کے  
بعض بزرگوں اور اہل الرائے خادموں کے مشورے  
سے یہ قرار دی گئی ہے کہ جب ماہ دسمبر میں بڑے  
دن کی تعطیلات پر احمدی برادران کا اجتماع ہوا کرے  
تو سالانہ چندے کی فہرست اس مجمع میں بغرض امداد  
انخراجات سنگری کہلی جاوے اور یہ روپیہ دست بستہ  
اسی وقت نقد وصول کر کے اس مدین جمع کر دیا جائے  
تا کہ اس قلت کا جو مقررہ چندوں کے ارسال میں  
قدرتا رہی ہے۔ سواضہ ہوں۔ اگر جملہ احباب اس  
وقت کم و بیش رقم اپنے زادراہ پر ایذا کر لیں یا  
کسی اور تدبیر سے مثلاً ٹکٹ نصف قیمت پر لینے  
سے چند روپیہ پس انداز کر سکیں۔ تو وہ اس سالانہ  
چندے میں داخل کر دیں چونکہ ان ایام میں عموماً جلسوں  
پر جانے والے بزرگوں کو اپنی فیاضی اور دریا دلی

سے سرکار ہی رعایت کرتی ہے۔ اگر ایسی رعایت  
دارالامان کے شرکار جلسہ کو حاصل ہو سکے۔ تو وہ اس  
سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اس رعایت  
سے پس انداز کی ہوئی رقم اس سالانہ چندہ میں داخل  
کر دی جاوے۔ اس سے امید ہے کہ اس مد کے متعلق  
قلت آمدنی کی شکایت ضرور چھپ چھپ رفع ہو جائے گی۔  
اور مجموعی طور پر کل جماعت کے ہر حالت کے افراد  
کے لئے آسانی ہوگی اور حضور امام کی سچی اور عام خوشنودی  
حاصل کرنے کا فخر ہر ایک کو حاصل ہوگا۔ یہ خط بذریعہ اخبار  
شائع کیا جاتا ہے۔ کہ سب احباب ملکر اس پر غور کریں  
اور آئندہ اگر اسی تجویز پر عمل درآمد ہونے کی ضرورت ہو  
تو اس کی منظوری سے اطلاع دیا جاوے اور ہر ایک  
اہل الرائے بزرگ کا حق ہے۔ جو احسن تدبیر وہ کر سکے  
کرے تاکہ اسی سال کے سالانہ جلسہ ماہ دسمبر میں مجموعی  
اتفاق سے اسی پر عمل درآمد شروع ہو جاوے۔ مجھے  
امید ہے۔ کہ بزرگ ایڈیٹران اخبار الحکم دیدار اس  
کو اپنے قابل قدر اخبار دن کے کالموں میں جا کر دیکھ  
جملہ برادران سلسلہ کی رائے حاصل کریں گے۔ تاکہ  
جلسہ ماہ دسمبر سال حال سے پیشتر ہی فیصلہ ہو جاوے  
اور ہر جلسہ پر کارروائی وصول چندہ سالانہ شروع کر  
دی جاوے۔ فقط  
حضور سیح موعود کا عاجز خادم اور احمدی برادران  
کا دعا گو خاکسار میر حاد شاہ از سیالکوٹ  
یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء

## میریو

مفح یا قتی۔ تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب  
مالک کارخانہ مرہم عیسے کی ایک دبیہ برائے دیویو  
ہمارے پاس آئی ہے۔ اس مفح کی نسبت جب  
حضرت مولوی نور الدین صاحب فرما چکے ہیں کہ  
بے ریب مفید ہے۔ تو اس کے بعد میری کچھ لکھنے  
کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن میں نے ہی اس کا استعمال  
چند روز کیا ہے اور مفید پایا ہے۔ یہ مفح حکیم  
صاحب موصوف سے نوکھا لاسور کے  
پتہ پر مل سکتی ہے۔ قیمت ڈیہ جس  
میں پانچ تو لے مفح ہوتی ہے  
چار روپیہ ہے



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## بدر خواتین

### کیا اولاد خدا کی یاد سے روتی ہے

ہماری بہنوں کا یہ عند قابل پذیرائی نہیں جو وہ کہتی ہیں کہ نماز سے غفلت ہو جاتی ہے۔ یا کہ ہمیں نفع نہیں پہنچے نماز سے روکتے ہیں۔ ہمارے حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی تقریر میں ایک دفعہ میں نے پڑھا تھا کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم بہت سے بھائی تھے۔ مگر ہماری مقدس والدہ مغفورہ نے کبھی نماز میں ناغہ نہیں کیا۔ اللہ اللہ۔ ایسی ایسی بزرگ خاتونیں بھی ہوئی ہیں ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ لڑکوں کا پیشاب جب تک دودھ پیتے ہیں۔ پلید نہیں۔ پیاری نیک بختوں خدا اور اس کے پاک نبی نے تو تمہارے لئے ایسی ایسی سہولتیں پیدا کر دیں اور تم بدستور غافل اب ہمارے امام الزمان سلمہ الرحمان کے گھر بھی تو آخر نیچے پیدا ہوتے ہیں؟ مگر حضرت ام المومنین صاحبہ نے خدا کی عبادت میں کبھی غفلت نہیں کی۔ ایک نیک سرشت احمدی خاتون کی ملاقات کا مجھے فخر حاصل ہوا۔ اس نیک بخت نے ایک روٹی تو توڑے پر ڈالی اور پاس ایک لڑکی کو بٹھا کر نماز پڑھ لی۔ گو بچہ ہلکا رہا ہے۔ مگر نماز قضا نہیں ہونے دی۔ تمہارے لئے تمہارے پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی کہ بچہ گود میں لے کر نماز ادا کر لو۔ اور کیا نماز کوئی تکلیف دہ چیز ہے نہیں۔ بلکہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس کے دینی فوائد کیا دنیاوی فوائد ہی از حد ہیں۔ میں دیکھتی ہوں کہ غیر تعلیم یافتہ تو نماز میں پڑھتی ہوں گی مگر ہمارے بعض تعلیم یافتہ بھائیوں کی بیبیان نماز کے ادا کرنے میں بے حد سست ہیں اور وہ اسے ایک ناقابل برداشت بوجہ جانتی ہیں۔ پیاری بہنوں! اٹھو جاگو یہ زمانہ غفلت کا نہیں۔ دیکھو تمہارے پاس ایک ایسا دلی جس کی غلامی کو تمہارے باپ دادا فخر جانتے تھے اور

وہ ترستے تھے کہ۔ آئی مدی علیہ السلام کا زمانہ ہم بھی دیکھیں! آچکا ہے اس وقت اس خوشحال زمانہ میں چاہیے کہ تم عبادت میں خیرات میں۔ غرضیکہ تمام نیکیوں میں عملی حالت درست کرو اور ہمارے احمدی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنی بیبیوں اور بیٹیوں وغیرہ سب کو نرمی سے سمجھا دیں۔ کہ نماز نہایت ہی آسان عبادت ہے اور اس میں مسلمانی بالکل کوئی نہیں۔ بعض بعض دیہات میں تو اکثر ملاں لوگ نماز کو ایک چٹکی جانتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی سنے گئے جو ان میں سے کہ اگر کوئی آدمی نہ آیا تو گھر چلے آتے ہیں۔ پس جب ہمارے معلموں کا یہ حال ہے۔ تو یہ مقتدی جو کچھ بھی کریں وہ تہوڑا ہے۔ مگر ہمارا سلسلہ تو ان کے اثر سے نکل گیا ہے۔ اس لئے احمدیوں کا خاص نشان اب نماز ہو گیا ہے۔ چنانچہ جہاں کہیں کوئی نماز پڑھے لوگ اور خاص کر ملاں کہتے ہیں کہ یہ تو میرا ہی ہے۔ اللہ اکبر ایک دن وہ تھا کہ مسلمان کا نماز پڑھنے سے ہی امتیاز ہوتا تھا۔ ایک یہ کہ شاف ونا در ہی کوئی نماز پڑھے۔ تو اسے مرزائی کا خطاب دیا جاتا ہے اور تقیوں کی جاتی ہیں۔ خیر میں تو اپنے احمدی بھائیوں سے درست رستہ التجا کرتی ہوں کہ نرمی سے اپنے گہروں میں نماز کی تاکید اور فوائد بیان کریں۔ تاکہ دین و دنیا میں فلاح ہو۔ فقط رقیہ نیاز احمدی خاتون از گوئی کے ضلع گجرات پنجاب

سید عظیم الدین صاحب وکیل اپنے دعا دوا  
برادر زادہ سید عبدالخالق کے واسطے  
جو بیمار صرحت تھیں۔ اسباب سے نجات کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔

برائین احمدیہ  
رمضان المبارک میں رعایت جس کی اصل قیمت صر ہے رمضان المبارک میں صرف عاکو دیجا دیگی جلد کی قیمت ۱۲ علیحدہ ہے۔ دین میں جس کی قیمت ۶ صر ہے کہ دیجا دیگی۔ جلد کی قیمت ۲ علیحدہ ہے۔ درخواستیں بنام منیجر بدر قادیان کنی جاہلین۔  
غریب کی کون سننا ہو  
شائقین اخبار کی درخواستیں  
آئی ہیں۔ کیا کوئی صاحب الی درخواست کو پورا کر سکتا ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## المفتی

سہ ماہ ۱۹۵۶ء۔ نماز تراویح۔ اکل صاحب آف گم لیکے نے بذریعہ تحریر حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔ لیکن عموماً محنتی مرنے والے دیندار لوگ جو ایسے اعمال کر جاتے ہیں غفلت دکھاتے ہیں۔ اگر اول شب میں ان گیارہ رکعت تراویح بجائے آخری شب کے پڑھا دیا جاوے۔ قویہ کیا جائے ہو گا۔  
حضرت جواب میں فرمایا۔ کچھ ہرج نہیں پڑھیں سوال غنا ایک شخص نے سوال کیا کہ جب میں نمازیں کھڑا ہوتا ہوں۔ تو مجھے حضور قلب حاصل نہیں ہوتا۔ کیا اس صورت میں میری نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ کہ انسان کی کوشش سے جو حضور قلب حاصل ہو سکتا ہے وہ یہی ہے کہ مسلمان وضو کرتا ہے۔ اپنے آپ کو کشادہ کشان مسجد تک لے جاتا ہے۔ نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ یہاں تک انسان کی کوشش ہے۔ اس کے بعد حضور قلب کا عطا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان اپنا کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہی ایک وقت پر اپنی عطا نازل کرتا ہے۔ نماز میں بے حضوری کا علاج بھی نماز ہی ہے۔ نماز پڑھتے جاؤ۔ اسی سے سب دروازے رحمت کے کھل جاویں گے۔

## سید

۲۵ ستمبر ۱۹۵۶ء ۳۵ گلاب الدین صاحب ۳۳  
۲۸ ستمبر ۱۹۵۶ء ۱۲۲۶ مہر الدین صاحب ۱۶  
۲۸ ستمبر ۱۹۵۶ء ۱۱۹۵۵ نجیب علی صاحب ۱۶  
۳۸ " " ۶۲۹ دولت خان صاحب ۱۶  
۳۸ " " عبد اللہ صاحب ۱۶  
۳۹ " " فضل حق صاحب ۱۶  
۳۹ " " ماسٹر شریف صاحب ۱۶  
۳۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء ۳۲۲ محمد سعید صاحب ۳۳



## شعر و سخن

نظم  
(از اکمل آف گوئیے)

خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ بغیر کثرت خریداروں کے اس مکتور سی قیمت دلی اخبار کا چلنا مشکل ہے ہر ایک بھائی کو چاہئے کہ اس سفید رنگین تو می کی امداد میں حتی الوسع سعی کرے اور ایک نمونہ قایم کرے ہمارے بہت سے دوست اس قسم کے ہیں جن پر ہماری نظر ہے کہ وہ اس معاملہ میں ہماری امداد کریں لیکن نا حال ان کی طرف سے جلد سے برخاست دالامو امل ہو رہا ہے۔

## سلسلہ حقہ کے نو ممبر

خلاصہ شریعت بیوت۔ زمین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا  
مولوی قطب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہ اس ضلع کے دیہات میں سلسلہ حقہ کا وعظ کرتے پھرتے ہیں اور ایک سو سے زائد آدمی نئے سلسلہ حقہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ فقط۔  
قاضی عبدالعزیز صاحب ولد کبیر الدین صاحب ساکن تہا نیسر  
میان عمر الدین صاحب ولد اندک بخش صاحب ساکن سر نیہ تحصیل نکودر ضلع جالندہر  
شیخ احمد صاحب ولد شیخ صاحب صوبہ سیوڑ ضلع سمبہوگہ مقام سوہا پور  
عظیم بخش صاحب ولد بخشو۔ ڈومیلی۔ علاقہ بھگوارہ  
میان کرم الہی صاحب۔ خان محمد دالہ۔ بھیرہ  
احمد حسن صاحب محرم سٹرڈ الیوال بیر سٹر۔ منصورہ  
احمد الدین صاحب ولد علم الدین قصاب۔ شہر جہلم  
ہمشیرہ عبدالعزیز صاحب کشمیری۔ تہہ کلان

غلام احمد ہوا دار الامان میں  
سکان اس کا ہے گویا لامکان میں  
ثروت پایا ہے فوج انس و جان میں  
بروز مصطفیٰ ہو کر جہان میں  
بلا شک جاسیگا یاغ جنان میں  
یہ ہے اعجاز احمد کی زبان میں  
خدا اک قوم کا مارا۔ جہان میں  
کہاں طافت تھی یہ سیف و سنان میں  
اور آگے ہیں بڑے بکر ابی شاں میں  
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں  
یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہان میں  
کہ سب کچھ لکھ دیا راز نمان میں  
خدا سے تو۔ خدا تجھ سے ہر داند  
ترار تر نہیں آتے۔ زبان میں

امام اپنا عزیز و اس زبان میں  
غلام احمد ہے عرش رب اکرم  
غلام احمد۔ دل اس سے بوجہ حق  
غلام احمد مسیحا سے ہے انجیل  
غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے  
نسنی دل کو ہو جاتی ہے حاصل  
بھلا اس سحر سے سے بڑھکے کیا ہو  
قلم سے کام ہو کر کے دکھایا۔  
محمد کچھ اتر آئے ہیں۔ یمین  
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل  
غلام احمد مختار ہو کر۔  
نری رحمت سرا میچھ سو کیا ہو

## انصار بدر

حکیم فضل الدین صاحب قادیانی تھیں دار و بھیرہ۔ بدر اخبار کے حال پر ہمیشہ ہرانی کی نظر رکھا کرتے ہیں۔ اور اسکے درمیانے خریدار پیدا کرینگی سعی کیا کرتے ہیں راقم کے اس مضمون پر کہ بعض دوستوں نے ہماری خط کا جواب بھی نہیں دیا بخیر فرماتے ہیں کہ یہ ایک ظن ہو اور ان بعض الظن اثم و میں خریدار پیدا کرنے میں لگا ہوا ہوں چنانچہ حکیم صاحب نے دو خریداروں کے نام بھی لکھے ہیں کہ ان کے نام اخبار جاری کرویا جائے اللہ تعالیٰ انھیں صاحب کو جزائے خیر دے اور دوسرے دوستوں کو بھی توفیق نیکی کی عطا فرمادی اور حکیم صاحب کو کامیابی کے ساتھ ہمد و ایس دار الامان پہنچائے حکیم دوست محمد خان صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار الکیہ ہا الیہر گولہ اخبار بدر کے مضامین پر ہمیشہ بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا کرتے ہیں اور حال میں حکیم صاحب موصوف نے بہت کچھ خریدار نہلنے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو توفیق نیک عطا فرمادے۔  
برادر فضل الدین صاحب ساکن قادیان حال ملازم تحصیل ظفروال صاحب ل  
اخبار بدر کی خدمت میں مصروف ارکشی ایک خریدار دے چکے ہیں اللہ تعالیٰ  
اس عزیز بھائی کو جزائے خیر دے۔ آمین۔  
دوسرے اچھا ہے ہی درخواست ہے کہ جہاں تک ہو سکے اخبار کی اسطے بہت

المیہ  
فاطمہ بی بی بھتیجی غلام بنی صاحب۔ امام مسجد پریم کوٹ۔ حافظ آباد  
میان فضل کریم صاحب پٹواری۔ دیپتے تارڑ تحصیل حافظ آباد  
میان الدین صاحب۔ امام مسجد قاضیان۔ پہلور  
فضل کریم صاحب طالب علم۔ مسجد قاضیان دالی بھیرہ  
سردار علی صاحب ولد سردار خان صاحب۔ بہرل منیر پور۔ ریاست پٹیالہ  
محمد ظفر بیگ صاحب۔ سامانہ ریاست پٹیالہ  
عبداللہ صاحب امام مسجد منصوران ضلع لودیانہ  
محبوب علی صاحب جیٹی۔ سان  
میان الدین صاحب۔ چک اسکند۔ کماریان۔ ضلع گجرات  
میان محمد دین صاحب  
احمد الدین صاحب  
سمات بیگم  
سید کاظم علی صاحب حرر۔ گڑھ۔ ٹک۔ برگنہ ساہیو  
ہمشیرہ رحمت خان صاحب۔ احمدی کرایم۔ ضلع جالندہر  
گلاب الدین صاحب ولد فضل الدین صاحب بیر پور۔ علاقہ ہماراج  
نواب الدین ولد نور الدین صاحب کنجاہ  
محمد اعظم خان صاحب چک ۴۳۳ اکھوہ۔ اڑوڑی ضلع لائل پور  
محمد عبداللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب۔ پہلور۔ جالندہر



## ایک سو پچیس برس کی خبثی

(۱۸۶۳ء سے ۱۹۰۶ء تک)

حکام اور اہلکاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری  
سب جہڑوں وکیلوں و مختاروں و عراض اور اپیل  
نویسوں و رئیسوں و تاجروں و ساہوکاروں و زمینداروں  
اور اہل مقدمات کے گزشتہ سالوں کی تاریخین اور ان کے  
مطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخین دریافت کرنا  
کیلئے جو سرگردانین اور وقتین پیش آتی تھیں اور قوت  
ضلع ہوتا تھا۔ اس کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ ہم نے  
ایک سو پچیس برس گزشتہ کی خبثی بڑی محنت اور  
صرف زرعہ سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر جو خط  
اور مفصل چھاپائی ہو چھپیں ۱۸۶۳ء سے ۱۹۰۶ء تک  
ایک سو پچیس برس کی عیسوی ہجری فصلی ستمی  
تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے  
انداز اور قریب سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں  
فورا دیکھ سکتے ہیں اور اسکے مطابق دوسرے سنوں کی  
تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہیں یہ بہت بڑی ضخیم  
کتاب ہے جس میں مفصل تاریخین لکھی ہیں اور اسکے ساتھ  
ایک عجیبے سے بیجا بھی ہو اس کی قیمت بڑھ چکی ہے  
بہت خیال کو حساب سے ہی کم یعنی ۵۰ (پچاس روپے) لکھی ہے  
لیکن اخبار بدین کو خریداران کیلئے خاص سے قیام کیجائی ہو کہ جو  
صادق کیلئے ایک نیا خریدار ہم پہنچا کر اس کا تمام کاچہ اخبار  
میں بجا دیں اور ان کو اور اپنے خریدار صاحب کو اپنی اپنی  
یہ خبثی کیجائی لیکن شرط یہ ہو کہ ۳۰ نومبر کو پہلے پورے دو سو  
مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جائیں۔

اے حقیقی محسن و مربی خدا سے محبت اور اخلاص  
کا دم بھر نے والو حقیقی محبوب محمد مصطفیٰ صلعم  
کے عاشقو اور مداحو! اور قرآن شریف کے فیوض  
سے بہرہ اٹھانے کا سچا شوق رکھنے والو!

تمہیں مبارک ہو کہ

دشمن (مکمل)

جس میں فخر موجودات حضرت امام ہمام سیح موجود  
وہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاامروز  
فارسی اور اردو کی

سب شائع شدہ نظمیں

درج ہیں نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸ x ۲۲ کو  
۱۲ صفحوں کی موزون جیسی تقطیع پر چھپکا خوبصورت  
پر نیانی جلد میں بندھ کر طیار ہو گئی ہو۔

ہم نے احباب کے آرام کے لئے اس میں ایک ہی  
خوبی رکھی ہو کہ اردو فارسی نظموں کے دو حصے کر کے

ان کو علیحدہ علیحدہ دیدے ہیں جس کا فائدہ یہ ہو کہ

جب بھی حضور سیح موجود کی کوئی نظم فارسی یا اردو

میں شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان سے آگے کر

نمبر لگا کر اس کو چھپا دینگے اور بہت واجبی قیمت

پر خریداران دشمن کو بھیج دینگے جو اسی کتاب میں

آسانی لگا سکیں گے اس طرح سے ان کی کتاب مکمل

بھی ہوتی جائیگی اور ضلع بھی نہ جاوے گی۔

قیمت ۵۰ روپے صرف آٹھ آنے۔ محصول چکنگ

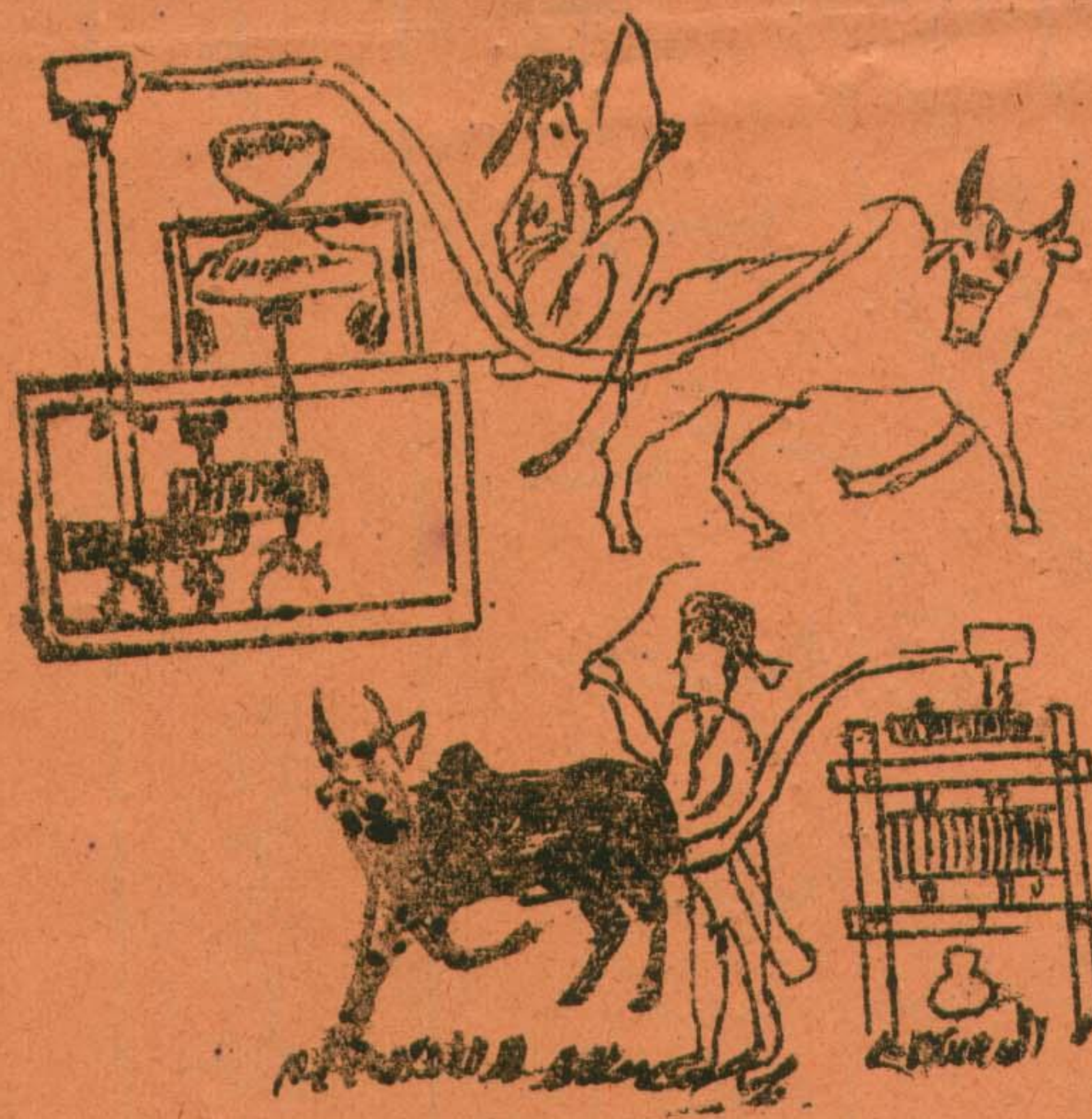
بندہ خریدار۔ صلے کا پتہ۔ (رمضان میں صرف ۶۰)

## کارخانہ بقائی نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری  
جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مر  
ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہو  
ان کو دیکھنے کی چوٹ اطلاع دیا جاتی ہے کہ ہم سے خط و  
کتابت کر کے علاج کرویں۔ خدا کے فضل سے انشاء اللہ  
نرینہ پیدا ہوگی اور اگر بیماری عداقت پر مشتبہ ہو تو پہلے  
اوپر نامہ اسامیہ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو  
تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج ان کے خرچ  
والے کر کیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار  
تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہندوستان  
بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب رفتہ  
افزون ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا خدا ہے۔ مگر  
اس نے داؤن میں تاثیر رکھی ہو۔

المشہور

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی۔ مدد کار خانہ  
بقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پٹنہ



لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان  
میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر بچتے ہیں جاتا ہے وزن  
تھینا ۵۰ من ۲۵ سیر بچتے ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول  
فی من بچتے مبلغ ۵۰ روپیہ اور دوم مبلغ ۳۰ روپیہ  
مبلغ بیچنے پر خراس دی پی کیا جاتا ہے۔ بیٹے  
کھانا پیرنے والے بھی تیار ہیں۔

مستیران مولانا بخش غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور



مفتح عنبری مفتح عنبری مفتح عنبری مفتح عنبری مفتح عنبری

مفتح عنبری مفتح عنبری مفتح عنبری مفتح عنبری مفتح عنبری

مفتح عنبری مفتح عنبری مفتح عنبری مفتح عنبری مفتح عنبری

اگر آپ اشتہاری طبیعوں سے بدظن ہو چکے ہیں تو لیجئے حسن ظنی  
کی بھی ایک راہ نکل آئی ہے۔ آپ مفتح عنبری کے واسطے  
اگر تصدیق دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو حکیموں۔ ڈاکٹروں۔ رئیسوں۔  
جاگیرداروں۔ سرکاری عہدہ داروں سب کی تصدیق کے کلمات  
موجود ہیں۔ جن میں سے بعض وقتاً وقتاً

چھاپے ہیں ایک شرط پھر خود آپ ہے ضعف ضعف دماغ کثرت احتلام کثرت خرابی جگر درد سر خیف البینی  
یہ پتہ آپ ٹکریں حکیم محمد حسین۔ قریشی کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل لاہور  
مفتح عنبری مفتح عنبری مفتح عنبری مفتح عنبری مفتح عنبری

مفتح عنبری  
قیمت فی ڈبہ وزن پانچ تولہ صر تین ڈبہ ایک ڈبہ جن سے  
خوراک دو ماہہ  
نزلہ زکام سیریا تمام امراض  
اعصابی کے واسطے حکم اکیر رکھتی ہے۔